Postal Reg. No: PB/1

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49 — شمارہ 39

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے، بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈیا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

29 جمادی الثانی 1421 ہجری 28 تبوک 1379 ہش 28 ستمبر 2000

لندن ۲۳ ستمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔

کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اُس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے

اِس کے حاصل ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اُس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے۔ اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو۔ اور پھر خدا کے حسن واحسان پر پوری اطلاع ہو۔ اور پھر اُس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزش محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اُس کی ہستی کے آگے مردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اُس کی ذات سے وابستہ ہو اور اسی کی درد میں لذّت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔ مگر یہ حالت بجز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو۔ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دُعا سکھلائی اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حق پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دیکر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے، جس سے آگے کوئی درجہ نہیں۔ مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اُس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دِل میں بیٹھ جائے۔ خدا کی محبت دِل میں بیٹھ جائے اور دِل اسی پر توکل کرے اور اسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے۔ اور اگر ابراہیم کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حکم ہو۔ یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کیلئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجالائے اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اس حد تک کوشش کرے کہ اُس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے۔ اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے ہیں۔ اور اس شربت کو پیتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۴ اور ۵۵)

آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو، بینن، ٹوگو، نائیجر، سینیگال، گنی بساؤ، غانا، نائیجیریا، سیرالیون، لائبیریا اور گیمبیا میں دوران سال نئی جماعتوں کے قیام، مساجد میں اضافہ، دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے روح پرور واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

قسط دوئم

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور خطاب)

دعوت الی اللہ کے ثمرات کے تعلق میں بعض ممالک کا خصوصی ذکر

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعوت الی اللہ کے ثمرات کے تعلق میں بعض ممالک کا خصوصی ذکر فرمایا:

آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ میں اللہ کے فضل سے اس سال ۱۱۲۹ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے ۱۵۴ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆.... ۱۲۶ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ کی مساجد کی کل تعداد ۲۰۰۳ ہے۔

☆.... آئیوری کوسٹ کے ۱۴ ریجنز میں مرحلہ وار مساجد کی تعمیر کے منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے۔

☆.... اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال آئیوری کوسٹ میں، تبلیغی مہمات کے دوران ۷۰۹ چیفس احمدی ہوئے اور ۸۰۶ آئمہ نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ قادیان ۱۶-۱۷-۱۸ نومبر ۲۰۰۰ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۱۶-۱۷-۱۸ نومبر ۲۰۰۰ء بروز جمعرات، جمعہ ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 28/ستمبر 2000ء

"اسلامی دہشت گردی"۔۔اصل حقیقت کیا ہے؟

قسط: 1

گزشتہ ماہ ۲۷/اگست سے ۲۹/اگست تک یواین او کے زیرانتظام نیویارک میں میلینیم امن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ایک ہزار سے زائد مذہبی لیڈروں نے شرکت کی، کانفرنس کے آخری روز ۲۹/اگست کو اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی انان نے بھی اس کانفرنس سے خطاب کیا۔ کانفرنس کا مقصد دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کا خاتمہ تھا اگرچہ کانفرنس کا نام تو امن کانفرنس تھا لیکن ظاہری طور پر مذہبی لیڈروں کے درمیان اُبھرتے ہوئے اختلافات بھی اس میں دیکھے گئے۔

☆-چین نے تبتیوں کے مذہبی لیڈر دلائی لاما کے اس کانفرنس میں شرکت پر اعتراض کیا۔ اور چین کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے سامنے اقوام متحدہ جھکتی ہوئی بھی نظر آئی۔

☆-ہندو لیڈروں نے برملا عیسائیوں پر دھرم پریورتن کے الزامات لگائے۔

☆-عیسائیوں کا کہنا تھا کہ اس مذہبی امن کانفرنس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اب تبلیغ ور پرچار کی کھلی آزادی ہے۔

☆-بعض مسلم مذہبی لیڈر بھی اس کانفرنس میں شریک ہوئے لیکن ان کی جانب سے اسلام کی روشنی میں امن واتحاد کی کوئی ٹھوس تجاویز منظر عام پر نہ آسکیں۔

اس کے بعد ۶/ستمبر سے تین یوم تک عالمی سربراہ ملینیم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں دنیا بھر کے لیڈر عالمی امن واتحاد اور دہشت گردی کے خاتمہ جیسے اہم مسئلوں پر تبادلہ خیالات کیلئے اکٹھا ہوئے۔ مجموعی طور پر امن کی تجاویز تو شائد ہی کسی لیڈر نے دی ہوں البتہ اپنے اپنے ملکی مفادات کے حل کیلئے ہر ایک نے اپنی اپنی تقاریر میں زور دیا۔ بعض نے تو ان کے ملکی مسائل حل نہ کئے جانے پر اور عالمی توجہ ان کے مخصوص مصالح کی طرف مبذول نہ کئے جانے پر کسی قدر دھمکی آمیز رویہ بھی اپنایا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہر ملک تشدد کے ذریعہ اپنے مسئلہ کا جو حل نکال رہا ہوتا ہے اُسے وہ اپنے ملکی کاز کیلئے قربانی سمجھتا ہے اور دوسرا ملک اُسے دہشت گرد کا خطاب دیتا ہے۔

اگر اس وقت تمام دنیا کا ایک سرسری جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں قریباً ہر جگہ ہی جہاد اور دھرم یدھ یا Holy War کے نعرے لگ رہے ہیں اس سے کوئی قوم بھی مبرا نہیں ہے۔ اگر یورپ میں بوسنیا سربیا اور آئرلینڈ وغیرہ میں عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے مابین Holy war کے گروپ کام کر رہے ہیں تو ہندوستان میں ہندو تنظیمیں دھرم یدھ کے پروگرام بنا رہی ہیں۔ کہیں عیسائیوں پر حملے اور مسلمانوں پر مظالم آئے دن کا وطیرہ بن چکے ہیں۔ اُدھر مسلمان بھی قریباً پوری دنیا میں اپنے گروہی علماء کے فتووں کے تحت جہاد کے مقدس نام کو بدنام کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ اگرچہ تمام مذاہب ہی مذہب و قوم کے نام پر دہشت گردانہ کارروائیوں میں مصروف ہیں لیکن اس تمامتر کارروائی میں مسلمانوں کو بدنامی کا ایک بڑا حصہ مل رہا ہے۔ یورپین وامریکن طاقتیں باوجود سب سے بڑھ کر دہشت گردانہ کارروائیاں کرنے کے مسلمانوں کو "اسلامی دہشت گرد" کے نام پر بدنام کرنے پر مصر ہیں۔ اور چونکہ وہ اس وقت طاقتور میڈیا کے مالک ہیں اپنے اخبارات اور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ تمام دنیا کو بڑے زور سے یہ باور کرانے کی کوششوں میں مصروف ہیں، کہ گویا مسلمان اس وقت دنیا کے دہشت گرد نمبر ایک ہیں۔ حالانکہ جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ پوری دنیا میں دیگر اہلِ مذاہب بعض جگہوں پر مسلمانوں سے زیادہ اس کام میں مصروف ہیں لیکن عیسائی ٹیررزم، یہودی ٹیررزم اور ہندو ٹیررزم کا کہیں تذکرہ نہیں ہے۔ لیکن اگر خصوصی تذکرہ ہے تو اسلامی دہشت گردی کا، حالانکہ ان لوگوں کو صرف اتنا حق تھا کہ یہ اسلامی ٹیررزم کی بجائے زیادہ سے زیادہ مسلم ٹیررزم کی خودساختہ اصطلاح استعمال کر لیتے اور وہ بھی جس علاقے میں دہشت گردانہ مساعی جاری ہیں اس علاقے کے تذکرہ کے ساتھ۔ لیکن براہِ راست اسلامی ٹیررزم کی اصطلاح استعمال کرنے سے ان لوگوں کا واحد مقصد یہ ہے کہ یہ مشتہر کریں کہ قرآن اور اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید دہشت گردی اور انتہاپسندی سے کوسوں دُور ہے۔ قرآن مجید کی کسی ایک آیت سے بھی کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اسلام دہشت پسندانہ سرگرمیوں کی نعوذ باللہ اجازت دیتا ہے۔

دوسری طرف مسلمانوں کے پاس باوجود حکومتیں ہونے کے، پیسے کی ریل پیل ہونے کے، ایسا کوئی ذریعہ نہیں کہ اس بین الاقوامی پراپیگنڈہ کا پُر اثر جواب دے سکیں اور اگر کہیں بعض مسلم سکالرز کی طرف سے اس جھوٹے پراپیگنڈہ کا جواب دیا بھی جاتا ہے تو وہ صرف اتنا کہہ کر کہ جس کو تم دہشت گردی سمجھ رہے ہو دراصل یہ اسلامی جہاد ہے اور اسلام ہمیں اس کی اجازت دیتا ہے، گویا اس طرح وہ خود معترضین کی ہاں میں ہاں ملا کر اُن کے اعتراض کو اپنے عمل سے پختہ ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

آج آپ اگر پوری دنیا پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ برصغیر ہندوپاک بنگلہ دیش کے علاوہ قریباً پوری دنیا ہی اس جہاد سے اندرونی و بیرونی طور پر دوچار ہے۔ افغانستان کے دونوں مسلم گروپ انڈونیشیا، چیچنیا، نائیجیریا، فلپائن، برما، کوسووا، فلسطین، ترکستان، سوڈان، تاجکستان، لبنان وغیرہ سب ہی کسی نہ کسی رنگ میں خودساختہ اسلامی جہاد کا شکار ہیں جن میں الجہاد الفتح، حمس، حزب اللہ، ورلڈ اسلامک فرنٹ فار جہاد، مجاہدین خلق، فلسطینی اسلامی جہاد، کوسووا لبریشن فرنٹ، حزب المجاہدین، حرکت الانصار، حرکت المجاہدین، لشکر طیبہ، آرمڈ اسلامک گروپ، اور جیش محمد اور سپاہِ صحابہ نامی تنظیمیں مشہور ہیں اور مجموعی طور پر پورے عالمِ اسلام میں ایک عجیب قسم کی بے چینی پائی جاتی ہے ایک طرف تو مسلمان آپس میں اپنے ہی جہاد سے پریشان ہیں تو دوسری طرف غیر اس اسلامی جہاد سے مصنوعی طور پر خوفزدہ ہو کر تمام مسلم دنیا کو ایک سازش کے تحت نفرت کی آگ لگا کر باقی دنیا سے الگ تھلگ کر دینے اور سیاسی واقتصادی اعتبار سے اُسے کمزور کر دینے کی فکر میں ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اپنے بھرپور مالی وسائل اور طاقتور میڈیا کے نتیجہ میں غیر مسلم بالخصوص یورپی طاقتیں اپنی اس سازش میں ایک حد تک کامیاب بھی ہو رہی ہیں۔ عراق اور کویت کے "اسلامی جہاد" میں امریکہ اور اس کی حلیف پارٹیوں نے مسلم ممالک کو پھاڑ کر جو سیاسی فوائد حاصل کئے ہیں اس کی تو کوئی انتہا نہیں لیکن ساتھ ہی اس حرکت سے ایک طرف تو مسلمانوں کو بدنام کیا اور دوسری طرف کویت پر مگرمچھ کے آنسو بہا کر تمام دنیا سے ہمدردیاں بھی حاصل کیں اور حد یہ ہے کہ امریکہ کے اس فعل میں اس کا ساتھ دینے والوں میں سعودی عرب نے اس کی فوج کیلئے اپنی زمین کا ایک حصہ کاٹ کر اُسے دے دیا جس پر آج تک حفاظتی نقطۂ نگاہ سے امریکی فوج قابض ہے اور حالانکہ اب کویت عراق کی جنگ ختم ہوئے عرصہ ہو گیا آج بھی امریکی کویت پر نہ صرف قابض بلکہ کویتیوں کے محسن بن کر قابض ہیں۔

حد یہ ہے کہ اسی امریکہ اور اس کے حلیف ساتھیوں نے دنیا میں دہشت گردی کی پہلی مثال قائم کرتے ہوئے مسلمانوں کی مقبوضہ سرزمین پر سینکڑوں سال پہلے کا ایک افسانہ گھڑ کر دنیا جہان کے یہودیوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے اس خطے کا نام اسرائیل رکھ دیا۔ حالانکہ آج بھی بعض خطے ایسے ہیں جن سے سینکڑوں سال سے اُن کے اصل باشندے تو محروم ہیں لیکن بعد میں آنے والے قابض ہو چکے ہیں اس اعتبار سے تو ایسے تمام خطہ ہائے ارض پر آج ان ہی لوگوں کو حکومت کا حق ملنا چاہئے جن کے باپ دادے سینکڑوں سال پہلے کسی زمین پر قابض تھے کیا ہندوستان کے آریوں کو نکال کر تمام نارتھ انڈیا میں آج دراوڑوں کو بھر دیا جائے گا اور امریکہ سے موجودہ آبادی کا انخلا کر کے ریڈ انڈین کو دوبارہ امریکہ میں بسایا جاسکتا ہے۔ بالآخر یہودیوں کو ہی مسلم مملکتوں کے بیچوں بیچ یہ حق کیوں ملا؟ اور پھر حد یہ ہے کہ اسرائیل بن جانے کے بعد اس چھوٹے سے اسرائیل کے اندر اتنی طاقت کہاں سے آئی کہ وہ اردگرد کی عرب مملکتوں کی سرزمین پر جب چاہے اور جیسا چاہے دہشت پسندانہ سرگرمیاں جاری رکھے اور پھر اس جابرانہ قبضے کے بعد آج تک اسرائیل کو جنم دینے والی طاقتوں نے کویت کی طرح اُن عرب ممالک کی زمینوں کو اسرائیل سے بزور کیوں نہ آزاد کرایا جن پر اسرائیل نے جنگ کے بعد قبضہ کر رکھا ہے اور کیوں نہ امریکہ اور اس کے حلیف ممالک نے اسرائیل کے خلاف Desert Storm جیسی کوئی کارروائی کی۔ اور کیوں ایک عرصہ سے عرب ممالک کی زمینوں پر قابض اسرائیل کو امریکہ کی پہریداری میں بار بار صلح سے انکار کرنے پر بھی بڑے پیار سے منایا جارہا ہے اور ہر طرح کے ناز اُٹھائے جارہے ہیں۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

نظارت دعوت الی اللہ کا قیام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک نئی نظارت "نظارت دعوت الی اللہ" کے نام سے قائم فرما کر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کو ناظر دعوت الی اللہ مقرر فرمایا ہے۔ اور نظارت دعوت و تبلیغ کا نام "نظارت اصلاح وارشاد" تجویز فرمایا ہے جس کے مطابق نظارت دعوت و تبلیغ اب نظارت اصلاح وارشاد کہلائے گی اور اسی طرح مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد کہلائیں گے۔ عہدیداران اور احباب جماعت احمدیہ مطلع رہیں اور اس کے مطابق خط و کتابت کیا کریں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
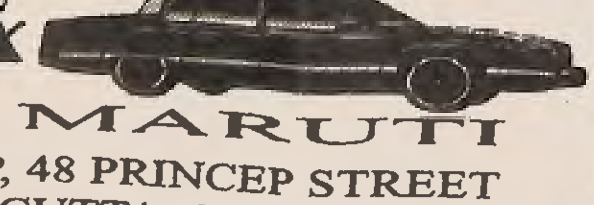
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

خطبہ جمعہ

میں یقین رکھتا ہوں کہ ساری کامیابیاں جو آپ دیکھنے والے ہیں انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہمیں نصیب ہونگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی متفرق ادعیہ مبارکہ کا تذکرہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کی مناسبت سے مہمانوں اور میزبانوں کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۸/جولائی ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۸/وفا ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبٌ. اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾۔(البقرہ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

دعاؤں کا جو سلسلہ جاری تھا اس میں اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں ' وہ الہامات پر بھی مشتمل ہیں مگر بعض لمبے کلام جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار کے عربی یا فارسی میں ملتے ہیں ان کے ترجمہ پر ہی اکتفا کی ہے۔

انصار دیں عطا کئے جانے کی دعا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مہمات میں تنہائی کے زمانہ میں درد دل سے خدا تعالیٰ کے حضور انصار دین عطا کئے جانے کی دعا کی جس کا ذکر حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک مکتوب میں فرمایا ہے رَبِّ اٰتِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ اَنْصَاراً فِی دِیْنِكَ وَاَذْهِبْ عَنِّی حُزْنِیْ وَاَصْلِحْ لِی شَاْنِیْ كُلَّه لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ۔ اے میرے رب مجھے اپنے حضور سے اپنے دین کے لئے معاون مددگار عطا کر اور میرے غم کو دور کر دے اور میرے کام درست فرما کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر ملفوظات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جس قسم کا نمونہ صدق و صفا کا عبداللطیف نے دکھلایا ہے اس قسم کے ایمان کے لئے میرا کانشس فتویٰ نہیں دیتا کہ ایسے لوگ میری جماعت میں بہت ہیں''۔ اور بلا شبہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا مقام ایک بے مثل مقام تھا جو قیامت تک ایسے ہی رہے گا لیکن اس نقش قدم پر چلنے والوں، اسی خلوص سے خدا کی راہ میں جان دینے والوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا کی ہے: ''اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اسی قسم کا اخلاص اور صدق عطا کرے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو عزیز نہ سمجھیں''۔ ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۱۵) پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے بہت ہیں، کثرت سے پیدا ہوئے ہیں جن کے متعلق آپ بھی جانتے ہیں، میں بھی، دنیا کی ساری جماعتیں گواہ ہیں کہ کس طرح، کس شان سے انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں قربان کی ہیں۔

پھر ایک مختصر دعا ہے: ''الٰہی میرے سلسلہ کی ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو''۔ ایک دعا ہے۔ یہ کشتی نوح میں ہماری تعلیم کے بعد ہے۔ ''اب میں دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۵)

اصلاح امت محمدیہ کے لئے ایک دعا۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْنَا بَرَكَاتِ مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ۔ اے اللہ محمد ﷺ کی امت کی اصلاح فرما۔ اے اللہ محمد ﷺ کی امت پر رحم فرما۔ اے اللہ ہم پر محمد ﷺ کی برکات نازل فرما اور محمد ﷺ پر رحمتیں اور برکتیں اور سلام بھیج۔ یہ دعا رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ آپ کو الہاماً بھی سکھائی گئی یعنی اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح فرما۔

اب درثمین میں بکثرت اشعار میں آپ نے دعائیں مانگی ہیں۔ اس میں چند میں اشعار کی صورت میں ہی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھادے — سب جھوٹے دیں مٹادے میری دعا یہی ہے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق — اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

پھر عرض کرتے ہیں:

اے خدا کمزور ہیں ہم، اپنے ہاتھوں سے اٹھا — ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اٹھا لے سارا بار

ساری دنیا میں قیام توحید کے لئے دعا۔ ''اے قادر خدا، اے اپنے بندوں کے راہنما جیسا تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق و معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہو گیا۔ اب اے کریم مشرق و مغرب میں توحید کی ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم! تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ مبارک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔ تَوَكَّلْنَا عَلَیْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ وَاَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ''۔ ہم نے تجھ پر توکل کیا اور سوائے تیرے کسی کو کوئی قوت و طاقت نہیں اور تو بہت بلند شان اور عظمت والا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۳،۲۱۴ حاشیہ در حاشیہ)

پھر ایک دعا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِی اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ انْطِقْنَا بِالْحَقِّ وَاكْشِفْ عَلَیْنَا الْحَقَّ وَاهْدِنَا اِلٰی حَقٍّ مُّبِیْنٍ۔ اور مجھے کوئی توفیق حاصل نہیں سوائے اللہ کے فضل کے۔ اے میرے رب میری زبان پر حق جاری فرما اور ہم پر حق کھول دے اور ہمیں کھلی کھلی صداقت کی طرف راہنمائی فرما۔

(خاتمہ براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۴)

حضور انور نے فرمایا: جب میں یہ دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑھتا ہوں تو اپنے دل ہی دل میں آمین کہتے جائیں، بلند آواز سے نہیں۔

پھر ایک دعا ہے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے۔ ''اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور تیرے کامل اور مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں تا ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جائیں کہ جو سچے مسلمان کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں۔ اور اس جاودانی نجات و حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے بلکہ سچے راستباز

اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں۔ بالخصوص قوم انگریزی جنہوں نے ابھی تک اس آفتابِ صداقت سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی اور جس کی شائستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاونت سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کے دین و دنیا کے لئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں تا کہ ان کے گورے اور سفید منہ جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی اور منور ہوں۔ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی خَيْرَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اهْدِهِمْ وَاَيِّدْهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْكَ وَاجْعَلْ لَهُمْ حَظًّا كَثِيْرًا فِی دِيْنِكَ وَاجْذِبْهُمْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ لِيُؤْمِنُوْا بِكِتَابِكَ وَرَسُوْلِكَ يَدْخُلُوْا فِی دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا . آمِين ثُمَّ آمِين وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۰۵)۔ یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں ان کی خیر و بھلائی کے طلبگار ہیں۔ اے اللہ ان کو ہدایت دے اور اپنی خاص روح سے ان کی تائید فرما اور اپنے دین کا بہت زیادہ حصہ ان کو عطا کر اور اپنی قوت و طاقت سے ان کو اپنی طرف کھینچ لے تا کہ وہ تیری کتاب اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوں۔

پھر دشمنوں کی ہدایت کے لئے ایک منظوم دعا ہے۔

اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا ۔۔۔ مجھ کو دکھلادے بہاردیں کہ میں ہوں اشکبار
خاکساری کو ہماری دیکھ اے دانائے راز ۔۔۔ کام تیرا کام ہے ہم ہو گئے اب بے قرار
اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف ۔۔۔ نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار
گو وہ کافر کہہ کے ہم سے دور تر ہیں جا پڑے ۔۔۔ ان کے غم میں ہم تو پھر بھی ہیں حزین و دلفگار
ہم نے یہ مانا کہ ان کے دل ہیں پتھر ہو گئے ۔۔۔ پھر بھی پتھر سے نکل سکتی ہے دینداری کی نار
کیسے ہی وہ سخت دل ہوں ہم نہیں ہیں ناامید ۔۔۔ آیت لَا تَيْئَسُوْا رکھتی ہے دل کو استوار
پیشہ ہے رونا ہمارا پیشِ رَبِّ ذُوالْمِنَن ۔۔۔ یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

تکذیب کے بعد دعائے مدد اور نصرت: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مخالفین اور اقارب کی بدزبانی سے تنگ آ کر میں نے اپنے دروازے بند کئے اور اپنے ربّ وھاب سے دعا کی اور اپنے آپ کو اس کے سامنے ڈال دیا اور اس کے آگے سجدہ ریز ہو کر گر گیا اور یہ عرض کی "يَا رَبِّ انْصُرْ عَبْدَكَ وَاخْذُلْ اَعْدَاءَكَ . اِسْتَجِبْنِیْ يَا رَبِّ اِسْتَجِبْنِیْ اِلٰی مَا يُسْتَهْزَءُ بِكَ وَيَسُبُّوْنَ نَبِيَّكَ اَسْتَغِيْثُ بِرَحْمَتِكَ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا مُعِيْنُ"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۹)۔ اے میرے رب اپنے بندہ کی نصرت فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل اور رسوا کر۔ اے میرے رب میری دعا سن اور اسے قبول فرما۔ کب تک تجھ سے اور تیرے رسول سے تمسخر کیا جاتا رہے گا اور کس وقت تک یہ لوگ تیری کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے۔ اے ازلی ابدی خدا میں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔

فارسی اشعار میں ایک دعا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے زمین و آسمان کے مالک، اے میرے خدا تو ہی اپنے گروہ کی ہر بلا سے پناہ گاہ ہے۔ اے رحیم، اے دستگیر، اے راہنما، تیرے قبضۂ قدرت میں فضل اور قضاء ہے۔ زمین میں سخت شور برپا ہے۔ اے جان آفریں اپنی مخلوق پر رحم فرما، اپنی جناب سے ایک فیصلہ کن امر نازل فرما جس سے ہر قسم کے فتنے اور جھگڑے دور ہو جائیں۔

پھر مخالفین کے حق میں آپ کی دعاؤں میں سے ایک مختصر دعا یہ بھی ہے۔ "اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۷۹)

"میں اس تیماردار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہ گیں ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا ہمارے ہادی اور راہنما ان لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول صفحہ ۹۸)

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جامع دعا کا ترجمہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ لمبی دعا عربی میں ہے۔ فرماتے ہیں "اے اللہ! ہمیں ان کے فتنہ سے محفوظ رکھ، ان کی تہمتوں سے بری کر اور ہمیں اپنی حفاظت اور بزرگی اور خیر و بھلائی کے ساتھ خاص کر لے۔ اور ہمیں اپنے علاوہ کسی اور کو نہ سونپ دینا۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک عمل کریں جن سے تو راضی ہو جائے۔ ہم تجھ سے تیری رحمت، تیرے فضل اور تیری رضا کے طلب گار ہیں اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے ربّ! تو اپنے فضل سے میری قوت بن جا اور میری آنکھوں کا نور اور میرے دل کا سرور اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تو ہو جا۔ اور مجھے محبت کا شغف بخش اور ایسی محبت مجھے عطا کر کہ میرے بعد کوئی اور اس محبت میں آگے نہ بڑھ سکے۔ اے میرے رب! میری دعا کو قبول کر اور میری خواہش مجھے عطا کر اور مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور میری خود راہنمائی کر اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق بخش اور مجھے پاک کر اور مجھے روشن کر دے اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور تو سارے کا سارا میرا ہو جا۔ اے میرے رب میرے پاس ہر دروازہ سے آ اور ہر پردہ سے مجھے خلاصی دے اور ہر محبت کی شراب مجھے پلا دے اور نفسانی جوشوں اور جذبات کے وقت خود میری مدد فرما اور جدائی کی ہلاکتوں اور اندھیروں سے میری حفاظت فرما اور آنکھ جھپکنے کے برابر کے لمحہ کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور مجھے نفسانی برائیوں سے بچانا اور میری رفعت سبھی تیری طرف ہو اور میرا نیچے اترنا بھی تیری طرف ہو اور تو میرے وجود کے ذرات میں سے ہر ذرہ میں داخل ہو جا۔ اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے سمندروں میں تیرتے اور تیرے انوار کے باغات میں پھرتے ہیں اور جو تیری تقدیر کے جاری ہونے پر راضی رہتے ہیں۔ اور میرے دشمنوں کے مابین دوری کر دے۔ اے میرے رب اپنے فضل اور اپنے چہرہ کے نور کے ساتھ تو مجھے اپنا حسن دکھا اور اپنا مصفی پانی مجھے پلا اور ہر قسم کے پردوں اور غبار سے مجھے باہر نکال دے اور مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنا جو تاریکی اور پردوں میں اندھے ہو گئے ہیں اور برکات اور ہر قسم کے نور اور روشنی سے دور ہو گئے، اپنی ناقص عقل اور الٹی کوشش کے سبب سے نعمتوں کے گھر سے ہلاکتوں کے گھر کی طرف لوٹ گئے۔ اور مجھے اپنی ذات کی خالص اطاعت عطا کر اور اپنے حضور میں دائمی سجدوں کی توفیق بخش اور ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں اتریں اور مجھے وہ شے عطا کر جو تو اپنے مقبول بندوں میں کسی خاص وڈّ کے سوا کسی کو عطا نہیں کرتا اور مجھ پر ایسی رحمت نازل کر کہ جو تو اپنے محبوب بندوں میں سے کسی منفرد وجود کے سوا کسی پر نہیں اتارتا۔ اے میرے رب! میری ہمتوں اور میری کوششوں اور میری دعا اور میرے کلام کی وجہ سے دین اسلام کو زندہ کر دے اور اس کی آب و تاب، حسن اور خوبروئی واپس لوٹا دے اور ہر دشمن اور اس کے تکبر کو توڑ کر رکھ دے۔ اے میرے رب! تو مجھے دکھا کہ تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے۔ مجھے ایسے چہرے دکھا جو ایمانی صفات ساتھ رکھتے ہوں اور ایسے نفوس عطا کر جو حکمت یمانی کے حامل ہوں اور ایسی آنکھیں دکھا جو تیرے خوف سے روتی ہوں اور ایسے دل دکھا جو تیرا ذکر کرنے پر کانپ جاتے ہوں اور ایسی صاف فطرت دکھا جو راہِ راست اور حق کی طرف رجوع کرنے والی ہو"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵)

اس دفعہ انڈونیشیا کے دورہ پر میں نے اپنی ان عاجز آنکھوں سے وہ آنکھیں دیکھیں جو بے اختیار خدا کے خوف سے روتی تھیں اور بے حد آنسو بہاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان آنکھوں پر رحم فرمائے اور ان ساری دعاؤں کو قبول کرے جو وہ دین حق کی خاطر اپنی دعاؤں میں مانگتے ہیں۔

یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس کی یہ دعائیں ۱۹۰۰ء کی دعاؤں سے لی گئی ہیں۔ میرا دستور یہ ہے کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سو سالہ پہلی دعاؤں کو سو سال گزرنے کے بعد پھر احباب کے سامنے پڑھتا ہوں تا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ کس طرح انہی سالوں میں اسی قسم کے فضل نازل ہوتے ہیں جس قسم کے فضلوں کا مطالبہ عاجزی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رب سے کیا۔

اس کے بعد اس اقتباس کا ایک حصہ ہے جو میں انشاء اللہ کل کی تقریر میں آپ کے سامنے پیش کروں گا اور آپ دیکھیں گے کہ کس طرح، کس شان سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۱ء تک مسلسلہ یہ دعائیں مقبول ہوتی چلی جائیں گی اور ہماری آنکھوں اور دلوں کو ٹھنڈا کریں گی۔ ہم حیرت انگیز معجزے خدا کی قدرت کے دیکھیں گے۔ جب ہم دیکھیں تو ہمارے دل درود سے بھر جانے چاہئیں۔ ہمیں اپنے نفس کے متعلق دھوکہ نہیں ہونا چاہئے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ساری کامیابیاں جو آپ دیکھنے والے ہیں انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہمیں نصیب ہونگی۔

کچھ دعائیں اب سر دست میں چھوڑ رہا ہوں۔ وہ بعد میں کسی وقت شامل کر لی جائیں گی کیونکہ میں وقت دیکھ رہا ہوں کہ کچھ زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ اب جو آخری دعا میں نے ذکر کیا تھا آسمانی گواہی طلب کرنے والی، یہ ۱۹۰۰ء میں کی گئی تھی اور ساتھ یہ بھی ذکر تھا کہ مجھے کوئی جلدی نہیں تو

جانتا ہے کہ کس وقت یہ دعائیں قبول ہونی چاہئیں ۔ پس اب ایک سو سال کے بعد ان دعاؤں کی قبولیت کا وقت آگیا ہے۔ میں یہ لمبا اقتباس اب آپ کے سامنے پڑھ کے سناتا ہوں۔

”اے میرے حضرت اعلیٰ ذوالجلال قادر قدوس حی وقیوم جو ہمیشہ راستبازوں کی مدد کرتا ہے تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے۔ تیرے قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے۔ تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔ تُو نے ہی اِس چودھویں صدی کے سر پر مجھے معبوث کیا اور فرمایا کہ ”اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کیلئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔ اور تُو نے ہی مجھے کہا کہ تُو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں“۔ اور تُو نے ہی مجھے فرمایا کہ ”تُو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا“۔ اور تُو نے ہی مجھے مخاطب کر کے کہا کہ ”تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید“۔ اور تُو نے ہی مجھے فرمایا کہ ”میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا۔ ان کو کہہ دے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں اور سب سے پہلا مومن ہوں“۔ اور تُو نے ہی مجھے کہا کہ ”میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا اسلام کو تمام قوموں کے آگے روشن کر کے دکھلاؤں اور کوئی مذہب اُن تمام مذہبوں میں سے جو زمین پر ہیں برکات میں، معارف میں، تعلیم کی عمدگی میں، خدا کی تائیدوں میں، خدا کے عجائب غرائب نشانوں میں اسلام سے ہمسری نہ کر سکے“۔ اور تُو نے ہی مجھے فرمایا کہ ”تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا“۔

مگر اے میرے قادر خدا تُو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا۔ اور مجھے مفتری سمجھا۔ اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا۔ اور میری نسبت یہ بھی کہا گیا کہ ”حرام خور-لوگوں کا مال کھانے والا۔ وعدوں کا تخلف کرنے والا۔ حقوق کو تلف کرنے والا۔ لوگوں کو گالیاں دینے والا۔ عہدوں کو توڑنے والا۔ اپنے نفس کے لئے مال جمع کرنے والا اور شریر اور خُونی ہے۔“

یہ وہ باتیں ہیں جو خود ان لوگوں نے میری نسبت کہیں جو مسلمان کہلاتے اور اپنے تئیں اچھے اور اہلِ عقل اور پرہیزگار جانتے ہیں۔ اور اُن کا نفس اس بات کی طرف مائل ہے کہ در حقیقت جو کچھ وہ میری نسبت کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اور انہوں نے صدہا آسمانی نشان تیری طرف سے دیکھے مگر پھر بھی قبول نہیں کیا۔ وہ میری جماعت کو نہایت تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہر ایک اُن میں سے بدزبانی کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ بڑے ثواب کا کام کر رہا ہے۔ سوائے میرے مولا، قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں۔ اور جس سے اُن کا ایمان قوی ہو اور وہ تجھے پہچانیں اور تجھ سے ڈریں۔ اور تیرے اِس بندے کی ہدایتوں کے موافق ایک پاک تبدیلی اُن کے اندر پیدا ہو۔ اور زمین پر پاکی اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ دکھلاویں اور ہر ایک طالبِ حق کو نیکی کی طرف کھینچیں اور اِس طرح پر تمام قومیں جو زمین پر ہیں تیری قدرت اور تیرے جلال کو دیکھیں اور سمجھیں کہ تُو اپنے اس بندے کے ساتھ ہے۔ اور دنیا میں تیرا جلال چمکے۔ اور تیرے نام کی روشنی اس بجلی کی طرح دکھلائی دے کہ جو ایک لحہ میں مشرق سے مغرب تک اپنے تئیں پہنچاتی اور شمال و جنوب میں اپنی چمکیں دکھلاتی ہے۔ لیکن اگر اے پیارے مولیٰ! میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں ہے تو مجھ کو اس صفحۂ دنیا سے مٹا دے تا میں بدعت اور گمراہی کا موجب نہ ٹھہروں۔

میں اس درخواست کے لئے جلدی نہیں کرتا تا میں خدا کے امتحان کرنے والوں میں شمار نہ کیا جاؤں لیکن میں عاجزی سے اور حضرت ربوبیت کے ادب سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اگر میں اُس عالی جناب کا منظور نظر ہوں تو تین سال کے اندر کسی وقت میری اس دعا کے موافق میری تائید میں کوئی ایسا آسمانی نشان ظاہر ہو جس کو انسانی ہاتھوں اور انسانی تدبیروں کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہ ہو جیسا کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کو انسانی تدبیروں سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اگرچہ اے میرے خداوند! یہ سچ ہے کہ تیرے نشان انسانی ہاتھوں سے بھی ظہور میں آتے ہیں لیکن اس وقت میں اسی بات کو اپنی سچائی کا معیار قرار دیتا ہوں کہ وہ نشان انسانوں کے تصرفات سے بالکل بعید ہو تا کوئی دشمن اس کو انسانی منصوبہ قرار نہ دے سکے۔ سوائے میرے خدا! تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اگر تُو چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تُو میرا ہے جیسا کہ میں تیرا ہوں۔ تیری جناب میں الحاح سے دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ سچ ہے کہ میں تیری طرف سے ہوں اور اگر یہ سچ ہے کہ تُو نے ہی مجھے بھیجا ہے تو تُو میری تائید میں اپنا کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو پبلک کی نظر میں انسانوں کے ہاتھوں اور انسانی منصوبوں سے برتر یقین کیا جائے تا لوگ سمجھیں کہ میں تیری طرف سے ہوں۔

اے میرے قادر خدا! اے میرے توانا اور سب قوتوں کے مالک خداوند!! تیرے ہاتھ کے برابر کوئی ہاتھ نہیں اور کسی جن اور بھوت کو تیری سلطنت میں شرکت نہیں۔ دنیا میں ہر ایک فریب ہوتا ہے اور انسانوں کو شیاطین بھی اپنے جھوٹے الہامات سے دھوکہ دیتے ہیں مگر کسی شیطان کو یہ قوت نہیں دی گئی کہ وہ تیرے نشانوں اور تیرے ہیبت ناک ہاتھ کے آگے ٹھہر سکے۔ یا تیری قدرت کی مانند کوئی قدرت دکھلا سکے۔ کیونکہ تُو وہ ہے جس کی شان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اور جو اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْم ہے۔ جو لوگ شیطان سے الہام پاتے ہیں، ان کے الہاموں کے ساتھ کوئی قادرانہ غیب گوئی کی روشنی نہیں ہوتی جس میں الوہیت کی قدرت اور عظمت اور ہیبت بھری ہوئی ہو۔ وہ تُو ہی ہے جس کی قوت سے تمام تیرے نبی تحدی کے طور پر اپنے معجزانہ نشان دکھلاتے رہے ہیں اور بڑی بڑی پیشگوئیاں کرتے رہے ہیں جن میں اپنا غلبہ اور مخالفوں کی درماندگی پہلے سے ظاہر کی جاتی تھی۔ تیری پیشگوئیوں میں تیرے جلال کی چمک ہوتی ہے اور تیری الوہیت کی قدرت اور عظمت اور حکومت کی خوشبو آتی ہے اور تیرے مُرسلوں کے آگے فرشتہ چلتا ہے تا اُن کی راہ میں کوئی شیطان مقابلہ کے لئے ٹھہر نہ سکے۔ مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔ پس اگر تُو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء عیسوی تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح رد کردے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ دیکھ! میری روح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہش مند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں۔ اور جس کو تُو نے بھیجا ہے اس کی تکذیب کر کے ہدایت سے دور نہ پڑ جائیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے اور میری تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ یہاں تک کہ سورج اور چاند کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں پیشگوئی کی تاریخوں کے موافق گرہن میں آویں۔ اور تُو نے وہ تمام نشان جو ایک سو سے زیادہ ہیں میری تائید میں دکھلائے جو میرے رسالہ تریاق القلوب میں درج ہیں۔

تو نے مجھے وہ چوتھا لڑکا عطا فرمایا جس کی نسبت میں نے پیش گوئی کی تھی کہ عبدالحق غزنوی حال امرتسری نہیں مرے گا جب تک وہ لڑکا پیدا نہ ہو لے۔ سو وہ لڑکا اس کی زندگی میں ہی پیدا ہو گیا۔ میں اُن نشانوں کو شمار نہیں کر سکتا جو مجھے معلوم ہیں۔ میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تُو ہی میرا خدا ہے۔ اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے۔ لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا۔ (تریاق القلوب . روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۷ تا ۵۱۱)

(خطبہ کے دوران بڑے زور سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی ۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:)

یہ جو بڑے زور سے بارش برس رہی ہے یہ بھی اللہ کے فضلوں کا نشان ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کے باوجود آپ تک میری آواز پہنچ رہی ہو گی۔ خدا تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ وہ الٰہی نشانات کے طور پر بارش کو بھی ہمارے حق میں استعمال فرماتا ہے اور جب اپنا جلال ظاہر کرتا ہے تو بڑے زور اور بڑی طاقت کے ساتھ آسمان رحمتیں برساتا ہے اور خدا کے جلال کو دنیا پر ظاہر کرتا ہے۔

پس اس خطاب کے بعد میں اب آپ کے سامنے جلسہ سالانہ کے بارہ میں چند ضروری امور میزبانوں کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اس سے پہلے ایک خطبہ میں مَیں نے کچھ امور پیش کئے تھے مگر بعض کی تکرار کی ضرورت ہے۔ اب جلسہ شروع ہو چکا ہے۔ میں نے میزبانوں کے لئے بھی ہدایتیں چنی ہیں مہمانوں کے لئے بھی اور دونوں کے لئے یعنی میزبانوں اور مہمانوں کے لئے بھی۔

پہلی ہدایت تو یہ ہے کہ مہمانوں سے عزت اور احترام کا سلوک کریں۔ انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ وہ ذوق شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا آخری دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد صرف میل ملاقات ہوتا ہے۔ اس جلسہ کی برکات کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے تینوں دن حاضر رہیں اور ہر لحاظ سے مستفید ہوں۔ جو گھر کے عزیز رشتہ دار ہوتے ہیں ان کو اگر شوق سے زیادہ بھی ٹھہرالیا جائے تو وہ ہرگز مہمان نوازی نہیں بلکہ اقرباء کے حق میں آتے ہیں۔ بلند آواز سے تُو تُو، مَیں مَیں کرنا، یا ٹولیوں میں پھر کر قہقہے بلند کرنا اچھی عادت نہیں۔ بعض اوقات مہمان یہ سمجھتا ہے کہ شاید مجھ پر ہنسا جا رہا ہے۔ پچھلے سالوں میں ایک جلسہ کے موقع پر

بالکل ایسا ہی ہوا اور اس مہمان نے مجھ سے شکایت کی کہ مجھ پر میرے رنگ پر، میری نسل پر ہنسا جارہا تھا حالانکہ ہنسنے والوں کا دور کا بھی خیال نہیں تھا۔ بہر حال ہنسیں تو احتیاط سے ہنسیں۔ یعنی بہت اونچی آواز سے قہقہے نہ لگائیں تاکہ سننے والے یہ نہ سمجھیں کہ آپ ان پر ہنس رہے ہیں۔

اگر کسی مہمان کو اپنی کار وغیرہ میں بٹھائیں تو ہرگز کرایہ کے طور پر نہ ایسا کریں ان سے کسی قسم کے کرایہ کا مطالبہ جائز نہیں۔ مہمانوں کی خدمت اپنا شعار بنائیں اور محبت، خلوص و قربانی کے جذبہ سے ان کی خدمت کریں۔

مہمانوں اور میزبانوں دونوں کے لئے: ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں اپنا وقت گزاریں اور التزام کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ لنگر خانہ میں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور پہرہ دار بھی ضرور نماز ادا کریں۔ ان کے افسران کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔ فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی کارروائی وقار اور خاموشی سے سنیں۔ مرکزی انتظام کے تحت نعروں کا انتظام کر دیا جائے گا۔ پچھلے دنوں میں بار بار نعرے لگا کر تقریر میں دخل اندازی سے منع کیا تھا لیکن جو نعرہ لگانے والے ہیں انہوں نے بار بار مجھ سے مطالبے کئے کہ بغیر نعروں کے تو مجلس پھیکی سی لگتی ہے۔ تو ان کی خاطر انشاء اللہ مرکزی انتظام کے تحت نعروں کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اور جو خود جوش سے اٹھ کے نعرے لگاتے ہیں ان کے متعلق ٹیلی ویژن والوں کو ہدایت ہے کہ ان کی شکلیں نہ دکھائیں تاکہ ایک نفسانی خیال کے تحت نعرے نہ لگائے جائیں کہ ہم کیسے نعرے لگا رہے ہیں۔ ہرگز ان کی شکلیں ٹیلی ویژن پر نہیں آنی چاہئیں۔ مگر سب کا اجتماعی نعرہ جس شان سے بلند ہوا اچھا ہے۔

وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ جلسہ کی تقریروں کے دوران باہر کھڑے ہو کر آپس میں باتیں نہ کریں۔ صفائی کا خیال رکھیں، مسجد، رہائش گاہ، جلسہ گاہ اور سارا ماحول صاف ستھرا رکھنے میں تعاون فرمائیں۔ اپنے ساتھ بیگ میں یا جیب میں ایک خالی پلاسٹک کا تھیلا رکھ لیا کریں اور استعمال شدہ چیزیں اسی میں ڈالا کریں، بعد میں اسے بڑے بن میں پھینک دیا کریں۔ کھانا کھانے والی مارکیوں میں بھی کھانا کھانے کے بعد ڈسپوزایبل (Disposable) برتن خود اٹھا کر ڈسٹ بن (Dustbin) میں ڈالیں یا اگر منتظمین چاہیں تو پھر وہ خود ہی یہ کام کریں گے۔ خیال رکھیں کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہو۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت تھی کہ اپنی پلیٹ میں اتنا ہی ڈالتے تھے جو ختم کیا جاسکتا ہو۔ اس لئے اپنی تھالی میں اتنا ہی ڈالیں جو آپ کھا سکتے ہیں۔ دوبارہ ضرورت پڑے جتنی دفعہ چاہیں ڈالیں اس میں کسی تردد کی ضرورت نہیں، بے تکلفی سے کریں۔ تکلف ایک مصنوعی چیز ہے، تکلف سے باز رہیں۔ ہر قسم کے جماعتی اموال اور اشیاء کی حفاظت اور ان کے استعمال میں خاص احتیاط برتی جائے۔

غض بصر اور پردہ کا خیال رکھیں۔ بعض خواتین جو کسی وجہ سے چہرہ نہیں ڈھانپ سکتیں ان کا لباس اور انداز ہی ان کے لئے پردہ کا کام کرتا ہے۔ بعض عورتیں جو چہرہ نہ ڈھانک سکیں ان کے لئے جائز نہیں کہ سرخی پاؤڈر لگا کر اور بناؤ سنگھار کرکے سرعام پھریں۔ بعض دفعہ غیر احمدی خواتین اپنے طور پر سنگھار کرکے آتی ہیں اور آنے والے مہمانوں کو نہیں پتہ چل سکتا کہ احمدی خواتین ہیں یا غیر احمدی خواتین ہیں لیکن ان کو بھی ڈانٹ ڈپٹ کر منع کرنا، سختی سے منع کرنا جائز نہیں۔ جو کوئی سمجھتا ہے سمجھتا رہے مگر ان کو سمجھانا ہے تو لجنہ کی کارکنات ایک طرف لے جاکر پیار سے سمجھائیں۔

اسلام آباد کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔ یہ تاثر نہ ہو کہ آپ مجبوراً آمادہ کئے گئے ہیں۔ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی شخص اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے سمجھائیں۔ حفاظت کے پہلو کو ہر وقت ذہن میں رکھیں۔ یاد رکھیں حفاظت صرف اللہ کی ہے مگر اللہ کے حکم کے تابع حفاظت کے لئے اپنے ذہن کو بیدار رکھنا چاہئے۔ لیکن اس یقین کے ساتھ کہ حفاظت بہرحال خدا ہی کی ہے۔ اپنے دائیں بائیں جو بھی آپ کے دائیں بائیں دوست بیٹھے ہوتے ہیں ان پہ نظر رکھا کریں۔ ان کو چاہئے کہ آپ پر نظر رکھیں کیونکہ بہت سے لوگوں کو لوگ پہچانتے نہیں ہیں اور چہرہ سے بعض دفعہ لگتا ہے کہ بڑا ہی کوئی خونی قسم کا آدمی ہے۔ تو ایسے چہرے تو کم ہی ہونگے احمدیوں میں انشاء اللہ، لیکن اگر خدانخواستہ ہوں تو آپ بیدار مغز رہیں اور ان پر نظر رکھیں۔

کسی کے متعلق اگر اطلاع ملے کہ وہ اجنبی ہے اور اس کی حرکات ٹھیک نہیں ہیں تو چاہئے کہ محکمہ کو مطلع کریں اور جب تک محکمہ کی طرف سے اس کا انتظام نہ ہو آپ بھی اس کے ساتھ ساتھ رہیں۔

بچوں کے رونے سے جو شور پڑتا ہے اس کے لئے ہدایت ہے کہ والدین جو بچوں والے ہوں وہ پیچھے بیٹھا کریں اور اگر بچے شور ڈالیں تو ان کو لے کر باہر نکل جائیں۔

اب لندن میں بھی گاڑیاں پارک کرنے کا ایک مسئلہ بن گیا ہے۔ اس کثرت سے لوگ وہاں آئے ہیں اور گاڑیاں پارک کرتے ہیں کہ بعض دفعہ اردگرد کے ہمسایوں کو بڑی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے احتیاط کریں خواہ دور جاکے گاڑی کھڑی کرنا پڑے، دور سے پیدل آجائیں مگر نزدیک کے ہمسایوں کو بالکل تکلیف نہ دیں۔ ٹریفک کے قواعد کو جیسا کہ ہمیشہ سمجھا جاتا ہے ملحوظ رکھیں، رستوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ تکلیف دہ چیزوں کو ہٹائیں یہ بھی ایمان کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔

بازار جلسہ کے دوران بند رہیں گے مگر بعض دفعہ فوری ضرورت کے لئے بعض دکانیں کھلی رکھنی پڑتی ہیں۔ وہ اب بھی انتظام کے تابع کھلی رہیں گی لیکن عموماً بازار بند رہنے چاہئیں۔ زیادہ سے زیادہ وقت ذکر الٰہی میں گزاریں۔ جو مہمان مختلف جگہوں سے آئے ہوئے ہیں آپس میں ملتے ہیں وہ اپنے اپنے علاقوں میں ظاہر ہونے والے نشانات اور واقعات کے تذکرے کریں۔ بہت کثرت سے اللہ تعالیٰ کے نشانات ہر علاقہ میں اترتے رہتے ہیں۔ جو احمدی گواہ ہیں وہ تائید باری تعالیٰ کے نشانات بھی ہیں اور دشمن پر اللہ تعالیٰ کے غضب کے نشانات بھی ہیں۔ تو وہ کیوں نہ یہ باتیں کریں اس سے بیان کرنے والوں کا ایمان بھی بڑھے گا اور سننے والوں کا بھی بڑھے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ مخواہ انتظام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے“۔

اپنی قیمتی اشیاء پر نظر رکھیں۔ بعض دفعہ ایسے بڑے اجتماعات کے موقع پر کئی قسم کے شریر لوگ بھی آجاتے ہیں، بھیس بدل کر وہ جیب کترے بھی آجاتے ہیں اس لئے بہت احتیاط کریں اور گری پڑی چیز کے متعلق ویسے تو وہیں رہنے دینا چاہئے مگر اس لئے کہ کوئی دوسرا آدمی غلط نیت سے اس کو اٹھا نہ لے بے شک اس کو اٹھا کر گمشدہ اشیاء کے شعبہ تک پہنچا دیا کریں۔ وہ اعلان کرکے بتادیں گے جس شخص کی بھی وہ چیز ہوگی اس کو واپس کردیں گے۔ اسی طرح گمشدہ بچوں پر نظر رکھیں، ان کو گمشدہ اشیاء کی طرح گمشدہ چیزوں کے خیمہ میں پہنچائیں اور ان کے متعلق وہ اعلان کردیں گے۔

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت پر میں اس خطبۂ جمعہ کو ختم کرتا ہوں ”مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۃ اللہ پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی“۔ اور آپ انشاء اللہ دیکھیں گے کہ کس قدر قومیں آملتی ہیں۔ اپنی نظروں کو آپ ان کو دیکھ دیکھ کر ٹھنڈا کریں گے۔ ”کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں“۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۱)

خطبہ کے اختتام تک بارش دھیمی ہو کر قریباً ختم ہوگئی تھی - چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

اب دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کیسا فضل فرمایا۔ بارش بھی فرمادی اور آخر پر اس کو خود ہی دھیما بھی کر دیا۔ ہمیشہ خدا یہ فضل ہم پر نازل کرتا رہتا ہے۔ ہمیشہ بارش کو ہمارے لئے ایک نشان بناتا رہتا ہے۔

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینگولین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652، 248-5222

رہائش- 243-0794، 27-0471

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران- حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ- ربوہ- پاکستان-

دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road

Daryaganj New Delhi-110002

(INDIA)

بقیہ صفحہ اول

رؤیا کے نتیجہ میں سارا گاؤں احمدی ہو گیا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رؤیا کے نتیجہ میں جو کثرت سے فضل نازل ہوئے ہیں گاؤں کے گاؤں احمدی ہوئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے باسط احمد صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ تحریر کرتے ہیں:۔

"ابو بکر بورا ساکن کوباڈالا (Koba Dala) نے بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ ان کے گاؤں میں سیاہ جُبّہ پہنے تشریف لائے ہیں۔ سارا گاؤں آپؐ کے استقبال کے لئے باہر نکل آیا۔ سڑک کے کنارے مَیں بھی یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں معاً یہ منظر خواب کی حالت میں ہی بدل جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے تشریف لے جانے کے معاً بعد ایک سفید آدمی تین افریقن افراد کے ہمراہ پہنچ جاتا ہے۔ میں اس سفید آدمی سے مصافحہ کرتا ہوں اور یوں آنکھ کھل جاتی ہے۔ ابو بکر بورا صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس خواب کو دو روز ہی ہوئے تھے کہ آپ لوگوں کا تبلیغی گروپ ہمارے گاؤں پہنچا۔ گاڑی میں چار افراد تھے۔ ان میں سے ایک سفید آدمی تھا۔ (حضور نے فرمایا وہ پاکستانی کو سفید آدمی کہتے ہیں) اور تین افریقن تھے۔ استقبال کا بھی وہی نظارہ تھا اور مصافحہ کا بھی وہی انداز تھا اور یہ واقعہ جب گاؤں والوں کے سامنے پیش کیا گیا تو ان کے لیے اس قدر تقویتِ ایمان کا موجب بنا کہ اس نشان کو دیکھ کر اس گاؤں کے دو ہزار تین سو بارہ افراد نے قبولیت احمدیت کی توفیق پائی۔

امام کو اعجازی رنگ میں شفا اور قبول احمدیت

وانگولوڈوگو (OUANGO LO DOUGOU) آئیوری کوسٹ کا بورکینا فاسو کی سرحد کی طرف آخری بڑا شہر ہے۔ مکرم باسط احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

اس شہر میں تبلیغی پروگرام کی غرض سے جب ہمارا وفد وہاں پہنچا تو علاقہ کے امام درامے اسحاق جن کی عمر تقریباً اسّی سال تھی اور ان سے پہلے بھی متعدد مرتبہ تبلیغی رابطہ ہو چکا تھا۔ اس دفعہ ان سے کہا گیا کہ آپ تک مسیح اور مہدی موعودؑ کا پیغام پہنچ چکا ہے اور اب آپ کی عمر بھی اسّی سال سے تجاوز کر رہی ہے۔ آپ کیوں اس پیغام کو قبول نہیں کر لیتے۔ اس پر امام صاحب نے کہا آپ قبول کرنے کا کہتے ہیں۔ میرے نزدیک تو آپ کی میرے ہاں آمد ہی معجزہ سے کم نہیں۔ آپ یقیناً ایک سچا پیغام لے کر آئے ہیں لیکن اس واقعہ کی تفصیل بیان کرنے سے قبل میں اعلان کرتا ہوں کہ میں خدا کے فضل سے اپنی تینوں بیویوں سمیت احمدیت میں داخل ہوتا ہوں پھر انہوں نے بتایا کہ گذشتہ تین ہفتوں سے میں پیٹ کی سخت تکلیف میں مبتلا تھا اور شدید کمزوری محسوس کرتا تھا۔ عام نمازیں تو الگ رہیں جمعہ کے لئے جانا بھی میرے لئے ناممکن تھا۔ آج آپ لوگوں کے میرے گھر میں قدم رکھتے ہی ایسے محسوس ہوا جیسے بیماری میرے جسم کو مکمل طور پر چھوڑ چکی ہے۔ کوئی کمزوری اور بد اثر اس بیماری کا محسوس نہیں کرتا۔ یقیناً آپ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے نمائندہ ہیں۔ اس لئے میں احمدیت قبول کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ ان کے اس اعلان کے ساتھ ہی اس علاقہ میں ۴۴۸۶ افراد جماعت میں داخل ہوئے۔

آئیوری کوسٹ کے نارتھ کے علاقہ کے شہر KASSERE (کاسیرے) میں جب ہمارا وفد تبلیغ کے لئے گیا تو وہاں کے چیف سے بھی ملاقات ہوئی۔ چیف صاحب نے بتایا کہ اب ان کی عمر ایک سو سال سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس علاقہ میں اسلام کے مستقبل سے متعلق وہ بے حد پریشان رہتے تھے۔ چند برس قبل مجھے یہ بات پتہ چلی کہ مہدی موعودؑ کی ایک جماعت اس وقت دنیا بھر میں جہاد کر رہی ہے۔ اسی لمحہ سے خود کو تو میں احمدی خیال کرتا تھا لیکن جماعت سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس قدر لمبی عمر اسی لئے دی ہے کہ میں باقاعدہ طور پر بھی اس جماعت میں شامل ہو سکوں۔ آج ایک طرف تو میں اس بات سے خوش ہوں کہ مجھے باقاعدہ طور پر مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ اب میں اطمینان کی موت مر سکوں گا کہ جماعت احمدیہ اس علاقہ کو سنبھال لے گی۔ چیف کے بیعت کرنے کے ساتھ ہی اس علاقہ میں ۱۳ ہزار ۵۲۹۔ افراد نے قبولِ احمدیت کی توفیق پائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ سلسلہ چل پڑا ہے۔

آئیوری کوسٹ کے نارتھ میں SARALA (سارالا) کے علاقہ کے ایک گاؤں کے نوجوان مؤذن نے خواب میں دیکھا کہ ایک گروپ جو مختلف اقوام پر مشتمل ہے ایک خوش خبری کے ساتھ شمال کی طرف سے ان کے گاؤں پہنچا ہے اور امام کا پتہ پوچھ رہا ہے اور اس کے بعد ایک اور گروپ پہنچا ہے اور جنگجو اور ہتھیاروں سے لیس ہے۔ اُسی روز ہمارا وفد تبلیغ کے لئے اس گاؤں میں پہنچا ہے اور جاتے ہی انہوں نے امام کا پتہ پوچھا اور اس گروپ میں خواب کے عین مطابق مندرجہ ذیل اقوام کے لوگ شامل تھے۔ پاکستانی، آئیوری کوسٹ کے لوگ، بورکنیا فاسو کے لوگ اور مالی کے لوگ۔ جب وفد نے یہ خوشخبری سنائی کہ آنحضرت ﷺ کی خبر کے مطابق امام مہدی تشریف لا چکے ہیں تو اس نشان کو دیکھ کر جو پہلے سے ان کو رؤیا کے ذریعہ بتا دیا گیا تھا۔ خدا کے فضل سے سارے گاؤں نے احمدیت قبول کر لی اور ۳ ہزار ۹۵۹ بیعتیں ہوئیں۔

حامد مقصود عاطف صاحب لکھتے ہیں:۔

آئیوری کوسٹ کے مغربی علاقہ کے ایک شہر TOUBA کے ایک نواحی گاؤں BOUTISSOU (بوتیسُو) میں ہمارا وفد پہنچا اور یہ خیال کیا کہ یہ گاؤں چھوٹا ہے کیونکہ رات کے اندھیرے میں ایسا ہی محسوس ہوتا تھا۔ اس لئے اگلے گاؤں چلنے کا ارادہ کیا۔ اس پر اس گاؤں کے امام صاحب ہمارا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی محبت آپ کو ہمارے گاؤں میں رُکنے کے لئے نہیں کہتی اور بھرپور اصرار کیا۔ اس پر ہم نے کہا کہ ہم ضرور رکیں گے اور تبلیغ کا پروگرام منعقد کریں گے۔ ہم نے احمدیت کا پیغام پہنچایا تو امام صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ ہم نے سنا ہے اس کے بعد اس گاؤں کا نام "احمدیہ گاؤں" رکھتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ سات کلومیٹر دور مین روڈ پر اس گاؤں کے نام "احمدیہ گاؤں" کا بورڈ آویزاں کر دیا جائے اور پھر کہنے لگے کہ اس گاؤں کے تمام مرد۔ عورتیں بچے اور جوان آج سب احمدیت میں داخل ہوتے ہیں اور جو بچے تین نسلوں تک پیدا ہوں گے وہ بھی احمدی ہوں گے انشاء اللہ۔ خدا کے فضل سے اس روز ۱۵۷۵ افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

مخالفین نامراد رہے۔ سارا علاقہ احمدی ہو گیا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آئیوری کوسٹ میں مخالفین کی نامرادی کے بعض واقعات ہیں۔ ایک گاؤں BOBOSSO ہے۔ یہاں پر مخالفین نے احمدیت کو اکھیڑ پھینکنے کا اعلان کیا۔ جب میلاد النبیؐ کی تقریبات کا وقت آیا تو گاؤں کے نوجوان کھڑے ہو گئے کہ میلاد النبیؐ منانے کا آپ لوگوں کو کوئی حق نہیں۔ آپ مولوی لوگ جو کرنا چاہتے ہیں کر لیں۔ ہم ہرگز آپ کے ساتھ نہیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی آبرو اور عزت کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے جماعت احمدیہ تیار ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کا اس میلاد النبی منانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس پر گاؤں کے بزرگوں نے جماعت کو پیغام بھیجا کہ آئیں اور یہاں احمدیت قائم کریں۔ چنانچہ ہمارا وفد وہاں پہنچا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سارے علاقہ میں اب تک ایک لاکھ ۲۵ ہزار ۶۰ ۔افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آئیوری کوسٹ کے شمالی علاقہ میں جو بورکینا، مالی اور گنی کناکری کی سرحد سے لگتا ہے گزشتہ دو سال کے عرصہ میں احمدیت بہت تیزی سے پھیلی ہے۔ یہ علاقہ بہت سخت خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن نصرت کی ایسی تازہ ہوا چل پڑی کہ جماعت کے خلاف مساجد میں پراپیگنڈہ اب برداشت نہیں کیا جاتا۔ بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں سے احمدیت کو ابتداءً دھتکارنے کی کوشش بھی کی گئی لیکن پھر پچھتاوے کے پیغامات ملے۔ جب وہاں دوبارہ گئے تو یوں لگا جیسے یہ وہ گاؤں ہی نہ تھے جن سے پہلے نکالے گئے تھے صرف اس ریجن میں اس وقت تک ۳۵۰ سے زائد مقامات پر احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور ۲ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

آئیوری کوسٹ کے شمال میں ایک علاقہ TIENING BOUE (چے ننگ بُوئے) ہے۔ اس علاقہ میں احمدیت کا نام و نشان نہ تھا۔ لوگ سخت متکبر اور بد رسوم میں بہت بری طرح گھرے ہوئے تھے اور جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے ہوئے تھے۔ چند سال قبل 1997 میں اس علاقہ کے بڑے بڑے دیہات نے نہ صرف احمدیت قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ احمدیت سے متعلق بہت بد زبانی کی۔ ہمارے وفود بہت دکھی دلوں کے ساتھ مگر دعا کرتے ہوئے کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِي فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اس علاقہ سے واپس لوٹے تھے اس سال پھر اس علاقہ کی طرف توجہ دی گئی تو ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے یہ وہ علاقہ ہی نہیں تھا جہاں سے ہمیں نکالا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ غیر معمولی کامیابیوں سے نوازتا ہی چلا جا رہا ہے اس وقت تک اس علاقہ کے 30 دیہات حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں اور بارہ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

آگے ٹنگریلا (TENGRELA) گاؤں میں کامیابی کی خبر ہے۔ تین ہزار سے زائد افراد وہاں احمدیت قبول کر چکے ہیں۔

شدید مخالفین کے علاقہ میں بیعتیں

حضور نے فرمایا کہ اوجنے (ODIENNE) کا علاقہ آئیوری کوسٹ کے شمال میں ہے اور ایک طرف مالی کی سرحد کے ساتھ لگتا ہے اور دوسری طرف سے گنی کناکری سے ملتی ہیں۔ اس علاقہ کے تمام سیکٹرز میں بفضلہٖ تعالیٰ احمدیت کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ 1998 تک اس علاقہ میں احمدیت کا نام بھی سننے کو نہ ملتا تھا۔ یہ علاقہ خصوصیت سے جماعت کے شدید مخالفین کا آبائی علاقہ ہے اور ابھی تک ان افراد نے اپنی کارروائیاں ختم نہیں کی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے حق میں ہوائیں چل رہی ہیں اور اب تک اس علاقہ میں جہاں ایک بھی احمدی نہیں تھا ایک لاکھ دس ہزار تین صد سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

ایک اور علاقہ جو احمدیت کو عطا ہوا ہے

بونجالی BOUNDIALI آئیوری کوسٹ کے شمال میں ایک بہت بڑا علاقہ شمار ہوتا ہے اس علاقہ میں شاذ شاذ احمدی نظر آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہ کیفیت بدل چکی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب وہاں ایک امام صاحب احمدی ہوئے ہیں جو بہت ہی زیادہ جوش رکھتے ہیں اور ان کے زیر اثر ۳۵ دیہات ہیں۔ ان کی تبلیغ سے یہ سارے کا سارا علاقہ احمدیت کی آغوش میں آ چکا ہے۔

بورکینا فاسو (Borkina Faso)

حضور انور ایدہ اللہ نے بتایا کہ امسال یہاں ۲۱۸ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے جن میں سے ۲۰ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆......۲۲۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ایک کی تعمیر انہوں نے خود مکمل کی ہے۔ اس وقت بورکینا فاسو میں احمدیہ مساجد کی کل تعداد ۱۹۰۸ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ علاقہ جسے ہم ڈوری ریجن کہتے ہیں یہاں کے مبلغ کی والدہ نے رؤیا دیکھی تھی کہ وہ ڈوری کات رہی ہیں اور ان کا بیٹا اس کو لے کر سارے علاقہ کا چکر کاٹ رہا ہے اور ایک باڑ سب چاروں طرف لگا رہا ہے۔ اسی علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کثرت سے احمدیت پھیل رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ڈوری ریجن کے ایک گاؤں یاکاکالا (Yakakala) کے امام صاحب نے خواب میں دیکھا کہ کچھ معزز مہمان آئے ہیں۔ ان امام صاحب کا سفر پر جانے کا پروگرام تھا۔ اس خواب کے بعد انہوں نے پروگرام ملتوی کر دیا۔ اسی دن خدا کے فضل سے احمدی مبلغین کا وفد وہاں پہنچ گیا تو وہ امام صاحب اس وفد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ معزز مہمان تو آگئے ہیں۔ چنانچہ جب تبلیغ ہوئی تو سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو گیا اور قبول احمدیت کی ایسی رو چلی ہے کہ اب تک نائیجر (Niger) بارڈر کے اس علاقہ میں امسال ڈیڑھ لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

بورکینا فاسو کے نارتھ کے علاقہ میں ڈوری ریجن کے ایک دوسرے گاؤں جس کا نام بانکی لاری (Banki Lari) ہے کے امام صاحب جب ہمارے لوکل مبلغ ابوبکر سانفو صاحب سے پہلی بار ملے تو ابوبکر سانفو صاحب نے عربی کتاب "القول الصریح" تحفہ کے طور پر پیش کی۔ اس کتاب کو پڑھ کر ان کا ایمان ایسا تازہ ہوا اور سارے شکوک اتنے رفع ہوئے کہ اب وہ خود ہزاروں میل کا سفر طے کرتے ہیں اور ان کا سارا گاؤں احمدی ہو چکا ہے۔ اور اس علاقہ میں بکثرت احمدیت پھیل رہی ہے۔

ظفر اقبال ساہی صاحب مبلغ بورکینا فاسو لکھتے ہیں:

جب ہمارا تبلیغی وفد ملک کے شمال مغرب میں واقع علاقہ "جی ساسو" (Djissasso) پہنچا تو ان کی ملاقات مسجد کے امام داؤ سعید و صاحب (Dao Saeedo) سے ہوئی۔ یہ اکثر دعا کرتے تھے کہ یا الٰہی مسلمان بہت بگڑ گئے ہیں، مذہبی حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔ خدایا مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک دین کی اصلاح کرنے والے نہ آجائیں۔ ایک دن ان کو علم ہوا کہ مسجد میں تبلیغ کے لئے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ وہ ان سے ملے اور دیکھتے ہی پہچان گئے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو اب انشاء اللہ اس علاقہ میں اسلام کو از سر نو زندہ کریں گے۔ چنانچہ ان کے گاؤں کے ۴ہزار ۶۸۰۔ افراد نے اسی دن بیعت کر لی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خوابوں کے ذریعہ جس طرح اللہ تعالیٰ مدد فرما رہا ہے یہ تو حیرت انگیز ہے۔ اتنے عظیم الشان نشانات ہیں کہ سمجھ نہیں آتی کہ ان کو دیکھ کر یہ مولوی اب جائے گا کہاں۔

حضور نے بتایا کہ ایک امام صاحب نے رؤیا میں دیکھا کہ انہیں کوئی کھوئی ہوئی چیز مل گئی ہے۔ امام صاحب نے کہا کہ آج رات سحری کے وقت خاکسار کو آواز آئی کہ مسجد جاؤ اور تبلیغ سننے کی تیاری کرو۔ کہتے ہیں میں اٹھ کر مسجد گیا تو کوئی آدمی نہیں تھا۔ واپس آگیا۔ پھر دوبارہ وہی آواز آئی مسجد جاؤ اور تبلیغ سننے کی تیاری کرو۔ مسجد گیا تو پھر بھی کوئی آدمی نہیں تھا۔ واپس آکر سو گیا تو سختی سے ہدایت کی گئی کہ مسجد جاؤ اور تبلیغ سنو اور انتظام کرو۔ پھر میں مسجد آکر بیٹھ گیا کہ آپ لوگ پہنچ گئے۔ جب آپ نے بتایا کہ آپ تبلیغ کرنے آئے ہیں تو میری خوشی سے یہ حالت ہو گئی کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ امام صاحب نے سارے گاؤں والوں کو اکٹھا کیا۔ وہاں تبلیغ کی گئی اور خدا کے فضل سے سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

ناصر احمد سدھو، مبلغ بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ:

ڈوری ریجن میں تاکوکناجی گاؤں نصف احمدی ہے اور نصف نے بیعت نہیں کی تھی۔ امسال رمضان المبارک میں ہمارے احمدی امام نے غیر احمدیوں کی مسجد میں تفسیر کبیر عربی ترجمہ کا درس دینا شروع کر دیا تو لوگوں نے بے حد پسند کیا۔ یہ سلسلہ دو دن تک جاری رہا اور اس کے نتیجہ میں پھر بہت مخالفت شروع ہوئی۔ بڑا امام اپنے چند شریروں کے ساتھ آیا اور درس بند کرنے اور مسجد سے نکلنے کو کہا۔ احمدی امام نے مسجد سے باہر آکر درختوں کے نیچے درس دینا شروع کر دیا۔ تمام سامعین جمع ہو گئے۔ گاؤں کے چیف نے یہ منظر دیکھا تو خود بھی درس میں شریک ہوا۔ بعد میں اس نے اعلان کیا کہ لگتا ہے ہمارے گاؤں کے برے دن آنے والے ہیں کہ امام مسجد نے مسجد میں قرآن سنانے سے منع کر دیا ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اٹھو اور مسجد چلو۔ جب تک میں زندہ ہوں کوئی تمہیں مسجد سے باہر نہیں نکال سکتا۔ چنانچہ سارا رمضان مسجد میں درس ہوا۔

عید کے دن جب عید کی نماز کے لئے جمع ہوئے تو وہ غیر احمدی امام نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو لوگوں نے ان کو روک دیا کہ نہیں سارا رمضان ہم نے احمدی امام سے قرآن سنا ہے، اس نے ہمیں روشنی بخشی ہے، ہم نور کو چھوڑ کر ظلمت قبول نہیں کریں گے۔ آج سے ہم سب گاؤں والے احمدی ہیں اور ہمارا امام الحاج احمد ہے۔ ہمیں آپ کی امامت کی کوئی ضرورت نہیں۔

بینن (Benin)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے فرمایا: بینن ان ممالک میں سے ہے جہاں گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلی مرتبہ تاریخ ساز کامیابیاں نصیب ہوئی تھیں اور ان کی بیعتوں کی تعداد پانچ ہزار ٹارگٹ کے مقابل پر ایک لاکھ ۵۴ہزار ۳۶۵ تک پہنچی تھی۔ چنانچہ ان حیرت انگیز کامیابیوں کو دیکھ کر امسال انہیں تین گنا بڑھا کر پانچ لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا جس کے مقابل پر انہوں نے اللہ کے فضل سے آٹھ لاکھ ایک ہزار ۲۶۰ بیعتیں پیش کرنے کی توفیق پائی ہے۔

☆......دوران سال ۸۹ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور الحمد للہ کہ تمام مقامات پر باقاعدہ جماعتیں قائم کر دی گئی ہیں۔

☆......۱۱۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

☆......گزشتہ سال احمدیت میں شامل ہونے والے Kings کی تعداد ۲ تھی۔ دوران سال ۳۹ Kings احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ ان میں سے بینن کے شمال کے علاقہ کا بادشاہ جو سب سے بڑا ہے اس کے ماتحت دو ملین لوگ ہیں اور جو ساؤتھ کا بادشاہ احمدی ہوا ہے اس کے ماتحت ڈیڑھ ملین سے زائد لوگ ہیں (یہ دونوں Kings اس جلسہ میں موجود ہیں)۔

☆......۸۶۔ امام احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

☆......بینن میں ۲۴۱ کلومیٹر کی ہائی وے (Highway) ہے جو ملک کے ساؤتھ سے نارتھ کی طرف جاتی ہے۔ امیر صاحب بینن نے یہ خوشخبری دی ہے کہ اس ہائی وے کے دونوں اطراف ۶۲ شہر اور دیہات آباد ہیں اور اللہ کے فضل سے یہ تمام کے تمام احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد ۵ لاکھ ۱۴ہزار ۵۸۳ ہے۔ ۶۲ جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس علاقہ میں ۳۳ Kings احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

☆......۵۹ مساجد اماموں سمیت عطا ہوئی ہیں۔

☆......بینن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کرنے والے Kings اور اماموں کی مجموعی تعداد ۱۲۷ ہو چکی ہے۔ وہاں کے ایک نیشنل اخبار "لوغا" (L,Aurore) نے جماعت کی غیر معمولی ترقی سے متاثر ہو کر ایک آرٹیکل لکھا ہے جس کا عنوان اس نے یہ لگایا ہے "ہماری پہاڑیاں احمدیت کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہیں"۔

☆......حافظ احسان سکندر صاحب بیان کرتے ہیں کہ بینن کے جنوبی علاقہ کیلیبو (Kilibo) گاؤں میں جب ہمارے مبلغین تبلیغ کی غرض سے گئے اور سارے گاؤں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا تو گاؤں کے اکثر مسلمانوں نے کہا کہ جو باتیں آپ کہہ رہے ہیں درست ہیں لیکن ہمارا امام یہاں موجود نہیں کہ وہ تصدیق کرے۔ جب وہ آئے گا تو آپ لوگ دوبارہ آئیں۔ جب امام واپس آیا، مبلغین دوبارہ گئے تو اس نے کہا کہ یہ درست نہیں۔ احمدیوں کو تو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ اس گاؤں کے مسلمانوں نے کہا کہ ہم تو خود انتظار کر رہے تھے کہ آپ آئیں گے اور اس بات کی تصدیق کریں گے۔ پھر ہم سب اکٹھے احمدیت قبول کریں گے۔ اس نے بڑے غصہ سے کہا کہ میری زندگی میں کبھی بھی وہ اس جماعت کو اس گاؤں میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ ہمارے مبلغین نے گاؤں چھوڑنے سے پہلے امام کو انتباہ کیا کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں سچ ہے لیکن تم اسے چھپا رہے ہو۔ ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ مستقبل قریب میں سارا گاؤں احمدیت قبول کرے گا لیکن تم احمدیت سے محروم رہو گے۔

دو ہفتے کے اندر اندر وہ امام سخت بیمار ہوا اور اسے علاج کے لئے شہر بھجوانا پڑا۔ جب وہ صحت یاب ہوا تو مسلمانوں نے اسے پیغام بھجوایا کہ اب وہ واپس گاؤں نہ آئے کیونکہ سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو چکا ہے۔

☆......بینن کے شمالی علاقہ میں ایک گاؤں ہے جس کی آبادی پانچ ہزار کے قریب ہے۔ اس میں صرف ایک مسلمان تھا جس کا نام عبدالرحمٰن ہے جو نماز کے لئے خود ہی اذان دیتا، اقامت کہتا اور نماز پڑھ لیتا۔ اس نے بتایا کہ وہ اکثر اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ ان پانچ ہزار میں صرف میں ہی تجھ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اللہ نے اس کی عاجزانہ دعا کو سنا اور ایک دن احمدی مسلمان تبلیغ کے لئے اس قصبہ میں آئے اور تبلیغ کا آغاز قصبہ کے بادشاہ سے کیا لیکن یہ امر آسان نہیں تھا کیونکہ عیسائی اور ان کے پادری ہرگز پسند نہیں کرتے تھے کہ اس قصبہ میں اسلام ترقی کرے۔ انہوں نے احمدیوں کو دھمکی بھی دی کہ وہ انہیں ماریں گے۔ ہمارے مبلغین نے تبلیغ کے لئے پولیس سے مدد حاصل کی۔ کئی ہفتوں کی تبلیغی کوششوں کے بعد قصبہ کے بادشاہ کو اب یہ فیصلہ کرنا ہی تھا کہ احمدی جو تبلیغ کرتے ہیں اور جو مذہب لے کر آئے ہیں وہ سچا ہے یا جھوٹا۔ منگل کے روز بادشاہ نے ہمارے مبلغین کو بلایا اور یہ کہا کہ جو کچھ میں آپ لوگوں سے سن رہا ہوں وہ سچ ہے اور میں اس کی صداقت کا قائل ہوں اور آج سے میرا نام عبدالسلام ہے اور میں مسلمان ہوں۔ بادشاہ کھڑا ہوا اور بلند آواز سے کہا کہ کون اس دین میں میرا ساتھ دیتا ہے۔ (جیسے آواز دی مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ)۔ اس پر سارے قصبہ نے بادشاہ کے ہمراہ اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ اب یہ سارا عیسائی گاؤں خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہو چکا ہے۔ اب ایک نماز پڑھنے والا نہیں بلکہ پانچ ہزار افراد نماز ادا کرتے ہیں۔

☆......گبیڈے گاؤں (Gbede Village): بینن کے شمال میں اُوکن فو (Okonfo) قصبہ کے بادشاہ کے ذریعہ اس گاؤں کے بادشاہ بھی احمدی ہوئے۔ یہ روایتی سردار گزشتہ سات سال سے چرچ میں عیسائیت کی تبلیغ کرتا تھا۔ اس بات کا علم ہونے پر کہ ہمسایہ علاقہ کا بادشاہ احمدی مسلمان ہو گیا ہے اس نے بھی مبلغین کو دعوت دی کہ ہمارے علاقہ میں آکر تبلیغ کریں اور انہوں نے کہا کہ میرا اسلامی نام موسیٰ ہو گا کیونکہ میں اس علاقہ کے فرعون سے اپنے لوگوں کو آزاد کرانے کے لئے جہاد کر رہا ہوں۔ تاکہ وہ سب اسلام قبول کریں۔ اس علاقہ میں اس سے قبل کوئی مسلمان تبلیغ کے لئے نہیں گیا تھا۔ صرف عیسائی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اب احمدیت نے یہ سرحدیں توڑی ہیں اور لوگ فوج در فوج احمدیت قبول کر رہے ہیں۔

☆......امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ٹی وی اور نیشنل ریڈیو پر وقت لینے کی کوشش کی تو مسلمانوں کے سربراہ نے بڑی درشتی سے کہا کہ وہ ہمیں ریڈیو اور ٹی وی پر ہرگز وقت نہیں دیں گے۔ اس پر میں نے صدر اور موقع پر موجود آئمہ سے کہا کہ آپ ایسا کر کے ایک بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں۔ میں نے ساتھ ہی انہیں کہا کہ وہ وقت ضرور آئے گا جب ٹی وی اور ریڈیو دونوں ہمیں مل جائیں گے۔ ایک ماہ کے اندر

اندر بڑا امام جس نے ہمیں ریڈیو پر آنے سے روکا تھا فوت ہو گیا۔ اس کے بعد جلد ہی اس کا بیٹا فوت ہو گیا۔ ان کی مسجد فساد کا گہوارہ بن گئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ہی جماعت کو نیشنل ٹی وی کی طرف سے دعوت ملی۔ خدا کے فضل سے ہمارا پروگرام ریکارڈ ہوا اور نشر ہوا۔ تمام لوگوں نے ٹی وی والوں سے مطالبہ کیا کہ یہ پروگرام دوبارہ نشر کیا جائے۔ چنانچہ وہ پروگرام جسے مولوی روکنا چاہتا تھا دوبارہ نشر ہوا۔ اب اللہ کے فضل سے ریڈیو پر بھی بہت عظیم الشان تبلیغ ہو رہی ہے۔

ٹوگو (Togo)

(یہ ملک بینن کے تحت ہے)۔ ٹوگو (Togo) بھی ان ممالک میں سے ہے جہاں گزشتہ سال پہلی مرتبہ عظیم الشان کامیابیوں کے نئے میدان جماعت کو عطا ہوئے تھے اور پہلی مرتبہ جماعت نے اپنے ۱۵ ہزار کے ٹارگٹ کے مقابل پر ایک لاکھ ۱۰ ہزار سے زائد بیعتیں پیش کرنے کی سعادت پائی تھی۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابیوں کا یہ سلسلہ غیر معمولی طور پر آگے بڑھا ہے۔ ان کو ۲ لاکھ ۳۰ ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا جس کے مقابل پر انہوں نے ۱۲ لاکھ ۴ ہزار ۱۲۱ بیعتیں پیش کرنے کی توفیق پائی ہے۔

☆...... ۲۳ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆...... ۱۸۔ امام اپنی مساجد کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

نائیجر (Niger)

گزشتہ سال نائیجر کی بیعتوں کی تعداد ۵ ہزار تھی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کی بیعتوں کی تعداد ساٹھ ہزار سے بڑھ چکی ہے۔

☆...... ۶ مساجد اس ملک میں تعمیر کی گئی ہیں۔

سینیگال (Senegal)

دورانِ سال:

☆...... سینیگال میں ۷۷ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ جن میں سے 45 مقامات پر نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆...... مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ۲۵ نئی تعمیر کی گئی ہیں اور ۸ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ۲۷ مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔

☆...... سینیگال کی اس سال کی بیعتوں کی تعداد ۴ لاکھ ۵۷ ہزار سے بڑھ چکی ہے اور بعض نئے علاقے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

ایک سینیگالی نوجوان ثراب کاہ جو عرصہ ۱۰ سال تک سعودی عرب میں دینی تعلیم حاصل کر کے واپس لوٹے ہیں۔ واپس آنے پر ان کو معلوم ہوا کہ ان کے علاقہ میں احمدیت میں داخل ہو چکی ہے اور کافی لوگوں نے بیعت کر لی ہے تو یہ بہت ناراض ہوئے کہ کس طرح احمدیت ہمارے علاقہ میں آسکتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کے علاقہ سے اساتذہ تربیتی کلاس کے لئے ڈاکار آرہے تھے۔ ثراب کاہ صاحب ان کے ساتھ آئے ان کی نیت تھی کہ اس کلاس میں اساتذہ کے سامنے جماعت پر اعتراضات کریں اور پروگرام کو خراب کریں۔ دو روز تک ان کے تمام سوالات اور اعتراضات کے جواب دیئے گئے تیسرے دن یہ نوجوان کہنے لگے لگتا ہے کہ دس سال تک میں نے سعودی عرب میں عمر ضائع کر دی ہے۔ اب صحیح اسلام کی تعلیم کا علم ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج سے میں احمدی ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت فضل اور احسان ہے کہ اعلیٰ درجہ کی عربی تعلیم کے لئے ہمارے پاس تو ایسے ادارے نہیں ہیں اور سعودی عرب یہ خدمت کر رہا ہے۔

امیر صاحب سینیگال لکھتے ہیں:

ایک نوجوان جو موریطانیہ میں رہتے تھے اور ان کا اصل وطن سینیگال ہے۔ جب وہ واپس اپنے گاؤں میں آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ ان کے خاندان والے احمدی ہو چکے ہیں تو وہ ان سے بہت ناراض ہوئے اور انہیں بتایا کہ احمدی کافر ہیں۔ ان کے بھائی نے بتایا کہ کچھ عرصہ بعد DAKAR میں تربیتی کلاس ہو رہی ہے، آپ ہمارے ساتھ جا کر از خود تحقیق کر لیں۔ اس پر یہ نوجوان تربیتی کلاس میں تشریف لائے اور کوئی سوال نہیں کیا بلکہ خاموشی سے کلاس میں پروگرام دیکھتے رہے۔ نماز تہجد، درس القرآن وغیرہ۔

ایک رات انہوں نے بتایا کہ خدا کی قسم میں ادھر بہت غلط ارادہ اور نیت سے آیا تھا لیکن یہاں آکر معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ سچے مسلمان ہیں اور جو لوگ آپ کے بارہ میں کفر کا فتویٰ دیتے ہیں وہ یقیناً خود کافر ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ اب میں موریطانیہ واپس جا کر انشاء اللہ احمدیت کی تبلیغ کروں گا۔

گنی بساؤ (Guinea Bissau)

گنی بساؤ میں قبیلہ ٹلانتا سب قبائل سے بڑا قبیلہ ہے اور ملکی آبادی کے ۴۰ فیصد سے زائد ہے۔ یہ سب Pagens یعنی بت پرست ہیں۔ ان میں گزشتہ کئی سالوں میں تبلیغ کا سلسلہ جاری تھا مگر کامیابی نہیں ملتی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال پہلی مرتبہ ساؤتھ ریجن میں اس قبیلہ کے ۷۰۔ افراد کو قبول اسلام کی توفیق ملی ہے۔ چونکہ ملک کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا کہ اس قبیلہ کے لوگ اسلام میں داخل ہوئے ہیں اس لئے ان کے قبول احمدیت کی تقریب کو میڈیا نے Coverage دی۔ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں اور ریڈیو کی نیشنل خبروں میں کئی بار یہ خبر نشر ہوئی۔ بعد ازاں ایک خصوصی فیچر بھی اس پر نشر ہوا اور غیر احمدی لوگ مبارکباد دینے کے لئے احمدیوں کے پاس پہنچتے رہے۔

امیر صاحب گنی بساؤ بیان کرتے ہیں کہ:

عباس کمارا صاحب جو علاقہ کاسن (Casin) کے صدر جماعت ہیں اور کمشنر کے عہدہ پر فائز ہیں، بہت مخلص اور دیانتدار اور نڈر انسان ہیں۔ گزشتہ ماہ سیاسی Compaign کے درمیان جب سابقہ صدر مملکت ان کے علاقہ میں گئے تو بھرے مجمع میں انہوں نے ہمارے صدر جماعت کو کہا کہ جب میں صدر منتخب ہو گیا تو تمہیں نکال باہر کروں گا کیونکہ تم اپنے علاقہ میں میرا ساتھ نہیں دیتے۔ انہوں نے سب کے سامنے صدر مملکت کو جواب دیا کہ آپ نے تو اپنا پروگرام بتا دیا ہے مگر خدا کا جو پروگرام ہے وہ وہی بہتر جانتا ہے۔ اس کا تمہیں قطعاً علم نہیں ہے کہ وہ کیا فیصلہ کرنے والا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا اور یہ دھمکی دینے والا شخص صدر کے الیکشن میں بُری طرح ہار گیا۔

غانا (Ghana)

غانا میں امسال:

☆...... ۱۰۸ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے ۷۹ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆...... دورانِ سال ۷ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب یہ تعداد ۸۶ ہو گئی ہے۔

☆...... امسال غانا میں تبلیغی مہمات کے دوران ۱۴ چیفس احمدی ہوئے ہیں اور ۴۸ آئمہ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

☆...... احمد جبرئیل سعید جو نائب امیر ہیں اور اس جلسہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں وہ لکھتے ہیں:

"الحاج عبدالرحمٰن کویتی امداد سے تعمیر شدہ مسجد کے امام تھے۔ جب انہوں نے بھی بیعت کی تو لوگوں کی بڑی تعداد بھی ان کے ساتھ ہی احمدیت میں شامل ہو گئی۔ اس پر انہیں امامت سے فارغ کر دیا گیا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ صداقت ہی مسجد کو عظمت اور احترام عطا کرتی ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں صداقت کو صرف مسجد کی امامت کے لئے ٹھکرا دوں۔ وہ کھلے میدان میں دھوپ میں نمازیں ادا کرنے لگے۔ انہوں نے نماز جمعہ بھی دھوپ میں بہت بڑی جماعت کے ساتھ ادا کی۔ انتظامیہ اور چیف نے انہیں روکنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا۔ پولیس کی خاصی تعداد کو بلایا گیا کہ وہ امام صاحب کو نماز پڑھانے سے روک سکیں۔ امام صاحب نے لوگوں سے کہا کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ ہم امن پسند لوگ ہیں اور نماز ادا کر رہے ہیں۔ ہم نے کسی کو دکھ نہیں دیا، کسی کو تکلیف نہیں دی۔ آپ غانا کی تاریخ سے یہ بات ثابت کریں کہ کبھی کوئی احمدی فساد کرتے ہوئے پکڑا گیا ہو۔ ہم سب سے زیادہ امن پسند اور منظم جماعت ہیں۔ ان کے اس بیان نے بہت اثر دکھایا۔ پولیس جو نماز سے روکنے کے لئے آئی تھی اب ان کی حفاظت کرنے لگی۔ اس علاقہ میں اب تک ۲۰ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری ہے"۔

☆...... احمدیت کے اکان علاقہ میں پھیلاؤ سے متعلق احمد جبرئیل سعید صاحب مبلغ غانا بیان کرتے ہیں:

"اکان علاقہ میں ایک بڑے چیف نے جب اپنے خاندان کے ساتھ احمدیت قبول کی تو اس پر غیر از جماعت مسلمانوں نے سخت ردِّ عمل دکھایا۔ ایک وفد اس چیف کے پاس، اس کو احمدیت سے گمراہ کرنے اور توبہ کرنے کے لئے بھجوایا گیا۔ جب وفد نے اپنا پورا زور لگا لیا تو چیف نے کہا آپ نہ اپنا وقت ضائع کریں اور میرا وقت بھی ضائع نہ کریں۔ آپ کی بھلائی اسی میں ہے کہ آپ بھی احمدیت قبول کر لیں۔ اس پر وفد ناکام واپس لوٹا۔ اب اللہ کے فضل سے اس علاقہ میں ہزاروں میں بیعتیں ہو رہی ہیں۔

☆...... غانا کے ایک نومبائع امام اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

"جب میں نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا تو گاؤں کے لوگوں نے مجھ پر دباؤ ڈالا اور کہا کہ احمدیت چھوڑ دو۔ مَیں نے جواب دیا کہ اب تو میں خدا کے فضل سے مہدی کو پہچان چکا ہوں اور اس کے خلیفہ کی بیعت کر چکا ہوں۔ اب تمہارے کہنے پر خدا کے امام کی جماعت کو چھوڑ دوں یہ ناممکن ہے۔ اس پر ان لوگوں نے مجھے امامت سے ہٹا دیا اور مسجد سے نکال دیا اور مجھے میرے ساتھیوں سے علیحدہ کر دیا۔ چنانچہ میں نے ایک درخت کے نیچے اکیلے نماز ادا کرنی شروع کر دی اور یہ دعا کرنی شروع کی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْداً وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْن۔ آہستہ آہستہ لوگ میرے ساتھ نماز میں شامل ہونے لگے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مخلصین کی ایک جماعت عطا کر دی اور اس علاقہ میں جماعت کو بڑی خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

مسجد کے حصول کے سلسلہ میں ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ

ڈمبئی (Dambai) جو ایک بڑا ٹاؤن ہے اس میں ۵ ہزار سے زائد افراد نے احمدیت قبول کی۔ یہاں مسلمانوں کی ایک جامع مسجد تھی جس کی چھت نہیں تھی۔ جب یہ لوگ احمدی ہوئے تو بعض افراد نے کہا کہ اگر اس مسجد کی چھت احمدیوں نے بنائی تو یہ مسجد احمدیوں کی ہو جائے گی۔ اس لئے ہم اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ احمدی اس مسجد کی چھت ڈالیں۔ ڈمبئی ٹاؤن کے چیف جو کہ عیسائی ہیں ان کے پاس یہ معاملہ پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ جو اس بات کی مخالفت کر رہے ہیں کہ احمدی مسجد کی چھت ڈالیں وہ اس ٹاؤن کے ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔

وہ ٹاؤن سے باہر جاکر اپنی علیحدہ مسجد بنائیں کیونکہ یہ علاقہ میرا ہے اور یہ جگہ میری ہے۔ مَیں اسے احمدیوں کے سپرد کرتا ہوں۔ اگر تم مخالفت سے باز نہ آئے تو میں تمہیں اس علاقہ سے باہر نکال دوں گا۔ احمدی وفادار ہیں۔ الحمدللہ کہ اب اس مسجد کی چھت احمدیوں نے مکمل کرلی ہے اور اب یہ مسجد احمدیوں کو مل چکی ہے۔

قبولیت دعا کا نشان

غانا کے شمالی صوبہ میں ایک نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے افتتاح کے موقع پر وہاں موجود ممبر پارلیمنٹ جو کہ ڈپٹی منسٹر بھی ہیں اور علاقہ کے چیف نے کہاکہ عرصہ سے ہمارے علاقہ میں بارش نہیں ہورہی، فصلیں تباہ ہورہی ہیں، جانور مر رہے ہیں۔ آپ بارش کے لئے دعا کریں۔ عبدالوہاب بن آدم بتاتے ہیں کہ اس موقع پر موجود تمام احباب کو دعا میں شامل کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور بارش کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے نوازا اور دعا کو شرف قبولیت بخشا۔ چنانچہ اسی روز شام کو بادل اکٹھے ہونے شروع ہوئے اور اگلے دن بارش شروع ہوئی جو مناسب وقفوں سے ایک ہفتہ تک جاری رہی۔ جس کی وجہ سے علاقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور سارے علاقہ کے لئے یہ نشان احمدیت کی صداقت کا ایک نشان بن گیا۔

نائیجیریا (Nigeria)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نائیجیریا تبلیغی لحاظ سے غانا سے بہت پیچھے تھا۔ پیچھے تو اب بھی ہے مگر اپنی پہلی کامیابیوں کی نسبت بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ انہیں امسال پہلی مرتبہ اپنا ایک لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ پورا کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ ۷ ہزار ۳۸۵ ہو چکی ہے۔

☆......Abeokuta سرکٹ کے ایک گاؤں Tibo میں تبلیغی پروگرام تھا۔ دو روز کی تبلیغی کوشش کے نتیجہ میں گاؤں کے پانچ سرکردہ مسلمانوں نے احمدیت قبول کی۔ جمعہ کا دن تھا۔ انہوں نے احمدی مبلغ سے درخواست کی کہ آپ جمعہ پڑھائیں۔ اس دوران کسی نے شہر میں غیر احمدیوں کو خبر دے دی کہ Tibo گاؤں میں لوگ احمدی ہو رہے ہیں اور احمدی امام نے آج جمعہ بھی پڑھانا ہے۔ چنانچہ ایک مولوی عین جمعہ شروع ہونے سے چند منٹ قبل پہنچ گیا۔ اس نے خود ہی اذان دی اور اعلان کیا کہ جمعہ میں پڑھاؤں گا۔ کسی دوسرے کو یہاں جمعہ پڑھانے کی اجازت نہیں۔ اس نے کہاکہ احمدی مسلمان نہیں ہیں، ان کا قرآن اور ہے، رسول اور ہے، کلمہ اور ہے۔ ہمارے مبلغ نے ان سب اعتراضات کا جواب دیا تو مخالف مولوی حیران ہو گیا کہ اچھا آپ کا کلمہ، قرآن اور رسول ہمارے والا ہی ہے؟۔ آج ثابت ہو گیا کہ احمدی مسلمان ہیں۔ ہم سب احمدی امام کے پیچھے ہی نماز جمعہ پڑھیں گے۔ چنانچہ اس موقعہ پر مسجد میں موجود تمام افراد نے بیعت کرلی۔

سیرالیون (Sierra Leon)

سیرالیون میں ۷ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور اب جماعتوں کی مجموعی تعداد ۲۸۷۸ ہو چکی ہے۔

☆......مساجد میں ۷ کا اضافہ ہے۔

☆......پاسلیمان مانسرے صدر جماعت احمدیہ فری ٹاؤن بیان کرتے ہیں کہ:۔

۶/ جنوری ۱۹۹۹ء کو باغی جب فری ٹاؤن میں داخل ہوئے تو انہوں نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے دروازے کی جھری سے دیکھا تو ان کے ہاتھوں میں چھریاں اور ٹوکے تھے۔ اتنی دیر میں وہ دروازہ توڑ کر اندر آگئے۔ میں نے انہیں بتلایا کہ میں جماعت احمدیہ کا صدر ہوں۔ دیوار پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر تھیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ آنحضرت ﷺ دنیا میں امن قائم کرنے آئے تھے اور اب یہ (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) اس کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اگر لوگ سیدنا امام مہدی کو مان لیں تو امن قائم ہو سکتا ہے اور یہ سارا فساد ان کے انکار کی وجہ سے ہے۔ ایک باغی نے رقم کا پوچھا۔ میں نے بتلایا کہ ہاں پچیس ہزار لیونز ہیں۔ ایک نے کہا اس سے رقم لے لو۔ دوسرے نے کہا نہیں رہنے دو۔ اس طرح وہ بغیر کوئی نقصان پہنچائے اور رقم لئے چلے گئے۔

لائبیریا (Liberia)

لائبیریا میں امسال ۱۵ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆......۱۹ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

☆......ان کی بیعتوں کی تعداد ۶۶۱۹ تک پہنچ چکی ہے۔

امیر صاحب لائبیریا بیان کرتے ہیں کہ:

"لائبیریا میں ایک ضلع واہم (Wahum) ہے۔ وہاں کے پیرامائونٹ چیف غانا کے جلسہ سالانہ میں جب پہنچے تو جلسہ سے بہت متاثر ہوئے۔ جب واپس آئے تو کہنے لگے اب ہم بھی یہاں غانا بنائیں گے۔ اپنے علاقہ میں واپس جاکر لوگوں کو احمدیت کا بتایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ان کی پوری چیفڈم احمدیت میں داخل ہو چکی ہے۔

گیمبیا (Gambia)

امیر صاحب گیمبیا تحریر کرتے ہیں کہ: جماعت MBULLUM میں جماعت احمدیہ کے ایک

مخالف احمد ڈاڈ فائی نے قسم کھائی کہ وہ مر جائے گا لیکن اس جگہ احمدیہ مسجد نہیں بننے دے گا۔ یہ فروری 99 کا واقعہ ہے۔ جب جماعت کو مسجد کے لئے قطعہ زمین دینے کے بارہ میں اجلاس ہو رہا تھا۔ اس کی تمام کوششوں کے باوجود خدا کے فضل سے مسجد کی تعمیر کا کام جاری رہا لیکن یہ قسم کھانے والا شخص مسجد کی تعمیر کو بڑی حسرت سے دیکھتا ہوا خود اس جہان سے کوچ کر گیا۔ ابھی مسجد کی تعمیر کا کام چھتوں تک پہنچا تھا کہ مخالف مر گیا۔ اس پر مخالفین نے کہا کہ ہمارے بڑے جو یہ کہتے تھے کہ یہ مسجد یہاں کبھی نہیں بن سکے گی اور وہ اس کی تعمیر کو روکنے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دیں گے۔ ان میں سے ایک تو مر گیا ہے اور مسجد آدھی تعمیر ہو چکی ہے۔ قصبہ کا چیف حماد فائی جو امام کا چچا ہے اس نے کہا تھا کہ اس کے گاؤں میں مسجد کے لئے کوئی جگہ نہیں مل سکتی۔ وہ اپنے بیان پر قائم رہا لیکن اچانک ۱۸/ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو فوت ہو گیا۔ اب اس کا بیٹا الحاجی بہت مؤثر داعی الی اللہ بن چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:

ایک مسجد کا مقدمہ ایک چیف کی عدالت میں تھا۔ اس نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ وہ آئندہ سماعت پر جس کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی ضرور احمدی مبلغ کو قید کرنے کا حکم دے گا۔ سب مخالفین چیف کے ساتھ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس رنگ میں ظاہر ہوئی کہ اس علاقہ کا امام جو سخت مخالف تھا۔ مقررہ تاریخ سے چند روز قبل اچانک فوت ہو گیا۔ ایک اور شخص جو مخالفت پر اکساتا تھا وہ بھی فوت ہو گیا۔ چیف جو مخالفت کر رہا تھا وہ سخت بیمار ہوا اور اس نے سماعت کے لئے حاضر ہونے سے معذوری ظاہر کر دی۔ ڈسٹرکٹ چیف جو ٹریبونل کا چیئرمین ہے اس نے شکایت کی کہ دانت میں شدید درد ہے اس لئے کل وہ سماعت کے لئے عدالت میں حاضر نہیں ہو سکے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مخالفین کو ان کے ارادوں میں ناکام و نامراد کر دیا اور مقررہ تاریخ گزر گئی۔ اس دوران عدالت کی طرف سے ڈسٹرکٹ چیف اور کمشنر کو یہ اطلاع دے دی گئی کہ یہ مقدمہ ضلع سطح پر نہیں سن سکتے۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

اعلان نکاح

☆-مورخہ ۲۰۰۰-۸-۶ کو خاکسار نے بعد نماز عصر سید نثار احمد صاحب آف آسنور کی بیٹی آنسہ نثار کا نکاح مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم شبیر حسین نایک ولد عبدالقدیر صاحب نایک آف آسنور کے ساتھ پڑھا۔ اعانت-/۵۰

☆-اسی طرح مورخہ ۲۰۰۰-۶-۱۸ کو خاکسار نے بعد نماز ظہر مکرم علی محمد صاحب کھانڈے آف آسنور کی بیٹی زمردہ اختر صاحب کا نکاح مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم فاروق احمد صاحب ریشی ولد مبارک احمد صاحب ریشی آف آسنور کے ساتھ پڑھا۔ ہر دو رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔
اعانت-/۵۰ (نعمت اللہ لون سیکرٹری تبلیغ آسنور کشمیر)

ولادت

خاکسار کے یہاں اللہ کے فضل سے ۴/ مئی ۲۰۰۰ء کو لڑکی تولد ہوئی ہے۔ جس کا نام حضور انور نے "سلمٰی طفیل" تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم سید عقیل احمد صاحب آف جمشید پور کی پوتی اور مکرم رشد علی احمد خان صاحب آف کیرنگ کی نواسی ہے۔ بچی وقفِ نو میں شامل ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی، درازی عمر خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (سید طفیل احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

☆-مورخہ ۲۰۰۰-۸-۸ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد انور احمد صاحب مبلغ سلسلہ جمشید پور بہار کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی تحریک وقفِ نو کے تحت وقف ہے اور اس کا نام "ھانیہ صدف" تجویز کیا گیا ہے بچی کے نیک صالح اور سلسلہ کیلئے قابل فخر وجود بننے کیلئے دُعاء کی عاجزانہ درخواست ہے۔ لڑکی مکرم محمد ابراہیم خان صاحب کی نواسی ہے۔ اعانت-/۱۰۰) محمد منصور احمد آف حیدر آباد)

خاکسار کی ہمشیرہ اے-رابعت اہلیہ مکرم پی کے شاہ الحمید صاحب کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۰۰۰-۸-۲۹ کو بیٹی سے نوازا ہے نو مولودہ مکرم پی کے کوچنی صاحب آف واڑکالہ کی پوتی اور مرحوم ایم اے علی صاحب ایرا پورم کی نواسی ہے زچہ و بچی کی خیر و عافیت کیلئے اور نومولودہ کی نیک صالح خادمہ دین بننے کی درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر-/۵۰-ایم اے زین العابدین آندھرا)

دُعائے مغفرت

مورخہ ۲۰۰۰-۸-۲۳ بروز بدھ رات نو بجے محترم محمد رفیع الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ظہیر آباد حرکت قلب بند ہونے سے اچانک وفات پاگئے۔ اِنَّا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر اسی برس کے قریب تھی۔ آپ لمبا عرصہ جماعت کے عہدہ صدارت پر فائز رہے۔ کم گو، ہنس مکھ، ملنسار، نمازوں کے پابند، بے ضرر انسان تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے چار لڑکیاں ایک بیوہ چھوڑی ہیں سوائے ایک لڑکے کے تمام شادی شدہ ہیں۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاندان کے افراد کو صبر و جمیل دے۔ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ آمین۔ (نصیر احمد خادم)

گنی بساؤ میں

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

(۱) کساکا (Casaka)

مورخہ ۱۵؍جون بمطابق ۱۲؍ربیع الاول کسین ریجن کے ایک گاؤں کساکا (Casaka) میں بعد از نماز ظہر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آس پاس کے ۱۵ گاؤں سے ۲۵۰ افراد حاضر ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے گئے۔ اس کے بعد مکرم حمید اللہ ظفر صاحب، امیر جماعت گنی بساؤ نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدہ دو مقامی اماموں نے بھی اسی موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں اسلام، آنحضرت ﷺ اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالات کے جواب دئے۔

(۲) بندوکو (Benduku)

مورخہ ۱۶؍جون ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۳؍ربیع الاول کسین ریجن ہی کے ایک اور گاؤں بندوکو (Benduku) میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ یہاں بھی پروگرام اسی طرح رہا اور تلاوت و قصیدہ کے بعد مکرم امیر صاحب اور پھر ایک امام اور معلم نے تقریریں کیں اور سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ بعدہ مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی جس میں مکرم امیر صاحب نے احسن رنگ میں جوابات دئے اور دعا پر یہ پروگرام ختم ہوا۔ یہاں آس پاس کے دس دیہات کے احباب شامل ہوئے اور حاضری ۲۳۰ رہی۔ الحمد للہ علی ذلک

(۳) بافاٹا (Bafata) ریجن

فاٹا ریجن کے سیکٹر کنٹو بوایل (Cuntubuel) کے گاؤں سارے بیرو (Sare Biro) میں رات نماز عشاء کے بعد سے شروع ہو کر رات ایک بجے تک پروگرام جاری رہا۔ اس جلسہ میں بھی پروگرام اسی طرح رہا اور مجلس سوال وجواب قریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۹ دیہات سے دو صد سے زائد افراد اور قریباً ۲۵۰ مقامی احباب نے شرکت کی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

(۴) فریم (Farim)

۱۶؍جون ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۳؍ربیع الاول جماعت احمدیہ گنی بساؤ کی اولین اور سب سے بڑی جماعت "فریم" (Farim) میں نماز عشاء کے بعد مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں اور دو معلمین (جو کہ آس پاس کے دیہات سے جلسہ میں شرکت کے لئے آئے تھے) نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے تقاریر کیں۔ حاضری ۲۰۰ رہی۔

(۵) کنٹو بوایل (Kuntubuel)

۱۶؍جون بمطابق ۱۳؍ربیع الاول گنی بساؤ کی ایک اور بڑی جماعت کنٹو بوایل میں مقامی معلم مکرم عبد اللہ امبالو صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ یہاں گاؤں کی اکثریت (مرد وزن) جلسہ میں حاضر ہوئے۔ مکرم عبد اللہ امبالو صاحب اور ایک اور معلم نے تقریریں کیں اور احباب کو سیرت النبی ﷺ اور نظام جماعت سے روشناس کرایا۔

(۶) بورین (Buborin)

۲۳؍جون بمطابق ۲۰؍ربیع الاول کو گنی بساؤ کی ایک اور بڑی جماعت بورین میں مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں اس گاؤں کے اکثر احباب نے شمولیت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد دو بچیوں نے قصیدہ خوش الحانی سے پڑھا اور اس کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جماعت بورین کے صدر صاحب نے اپنے تاثرات میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

(۷) بانیا (Banaya)

مورخہ ۲۴؍جون بمطابق ۲۱؍ربیع الاول کو دوئی ریجن کی ایک چھوٹی سی جماعت بانیا (Banya) میں بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جماعت میں بھی جلسہ کی صدارت مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں نے کی۔ اس جلسہ میں بھی جماعتی روایات کے مطابق تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی شروع کی گئی اور اس کے بعد قصیدہ پیش ہوا۔ بعدہ مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس موقع پر حاضری ۵۰ رہی۔

(۸) بیجن (Bejain)

مورخہ ۲۵ جون بمطابق ۲۲؍ربیع الاول ریجن دوئی کی ہی ایک اور جماعت "بیجن" (Bejain) میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت کے فرائض بھی مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں کو سونپے گئے تھے۔ حسب معمول کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ پھر قصیدہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد حسب پروگرام مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد ایک مقامی دوست نے جماعت کی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب شروع ہوئی۔ جس میں سوال زیادہ تر ان بدعات کے بارہ میں ہی تھے جو بدقسمتی سے افریقہ میں اسلام سے دور ہونے کے نتیجہ میں شروع ہو گئی تھیں۔

ان جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کے انعقاد کے علاوہ اسی مناسبت سے مکرم حمید اللہ صاحب ظفر، امیر جماعت احمدیہ گنی بساؤ نے نیشنل ریڈیو گنی بساؤ میں بھی نصف گھنٹہ کی تقریر پیش کی جسے ملک کے طول وعرض میں سنا گیا۔ ان جلسوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے عوام الناس میں جماعت احمدیہ کے متعلق بہت عمدہ اور اچھی آراء پیدا ہو رہی

لجنہ اماء اللہ کینیڈا کا مینا بازار

ایک لاکھ بارہ ہزار تین سو اکیاسی ڈالر جمع ہوئے جو مسجد فنڈ میں دے دئے گئے

بیت الاسلام ٹورانٹو کے وسیع و عریض احاطہ میں ۱۸؍جون ۲۰۰۰ء کو سال رواں کے مینا بازار کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد محترمہ امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے مختصر خطاب کیا اور کہا کہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا گزشتہ بیس سال سے مینا بازار منعقد کر رہی ہے۔ ان مینا بازار سے جو بھی رقم وصول کی جاتی ہے وہ سب کی سب کینیڈا کے مسجد فنڈ میں دی جاتی رہی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے مینا بازار کو کامیاب بنانے کے لئے سارا سال محنت اور کوشش کی جاتی ہے۔ اجتماعی دعا کے بعد مینا بازار کا آغاز ہوا۔

محترمہ امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ، محترمہ امتہ الکریم خلیفہ صاحبہ سیکرٹری مینا بازار اور محترمہ عائشہ ملک صاحبہ نے ہر سٹال کا جائزہ لیا اور ہر حلقہ کی سیکرٹری مینا بازار سے دریافت کیا کہ انہوں نے مینا بازار کو کامیاب بنانے کے لئے سارا سال کیا کام کیا۔ کیونکہ لجنہ اپنے حلقوں میں مینا بازار منعقد کرتی ہیں اور اپنی آمدنی کو بڑھانے کے لئے سارا سال لجنات کوشش کرتی ہیں۔ بعض اپنے حلقوں میں مینا بازار سے جمع کی ہوئی رقوم سے اپنے وطن جانے والوں کے ذریعہ چیزیں منگوالیتی ہیں کیونکہ پاکستان میں اچھے، اعلیٰ اور جدید فیشن کے ریڈی میڈ سوٹ سستے داموں مل جاتے ہیں۔ اور جدید طرز کے خوبصورت مصنوعی زیورات بھی سستے مل جاتے ہیں اور جو بہنیں اچھی سلائی کڑھائی کرنا جانتی ہیں وہ سلائی کڑھائی سے جو آمدنی حاصل ہوتی ہے وہ مینا بازار میں دے دیتی ہیں۔

مینا بازار کے مختلف سٹالز

ہر حلقہ کے دو سٹال تھے۔ ایک دستکاری و مصنوعات کا اور دوسرا کھانے پینے کی اشیاء کا تھا۔ سارا دن بہنیں بچیاں اور بچے خرید و فروخت کرتے رہے اور مزے مزے کی چٹ پٹی چیزوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ مینا بازار میں دستکاری و مصنوعات اور کھانے پینے کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔

مقابلہ جات کا اعلان

محترمہ صدر صاحبہ نے منتظمین کے فیصلہ کے مطابق نتائج کا اعلان کیا اور انعامات تقسیم کئے۔ ناصرات کے لئے تین معیار تھے جن کے مطابق انہوں نے پنسل ہولڈر، میز پوش اور سکارف بنائیں۔ ینگ لجنہ کے دو گروپ تھے۔ ایک نے تولیہ کو سجایا اور دوسرے نے سوجی کا حلوا بنایا۔ لجنہ کے بھی دو گروپ تھے۔ ایک نے باتھ روم کا سیٹ بنایا تو دوسرے نے گڑ کے لذیذ چاول بنائے۔

تقسیم انعامات

اس موقع پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے کہا کہ کینیڈا میں جب سب سے پہلے مینا بازار منعقد ہوا تھا تو صرف ایک حلقہ تھا اور پہلے مینا بازار کی کل آمدنی ایک ہزار ڈالر تھی اور اس دفعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ بارہ ہزار تین سو اکیاسی ڈالرز (112,381.00) کی آمدنی ہوئی۔

آپ نے سب بہنوں کی کوششوں کو سراہا اور ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ دو نئے حلقے مینا بازار میں شامل ہوئے اور ویسٹرن کینیڈا کے حلقوں میں سے لجنہ اماء اللہ سسکاٹون نے حصہ لیا۔ اجتماعی دعا کے بعد خوب چہل پہل، گہما گہمی، خوشیوں اور مسرتوں کے ساتھ سال رواں کا بارونق مینا بازار اختتام پذیر ہوا۔

اعلان نکاح

مکرم عظمت بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب مرحوم دھری ریلوٹ ضلع راجوری (جموں کشمیر) کا نکاح مکرم محمد فاضل صاحب ابن مکرم رسول محمد صاحب ساکن دھری ریلوٹ کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے۔ حق مہر پر مکرم عبد المنان صاحب عاجز معلم وقف جدید نے مورخہ ۲۳-۴-۲۰۰۰ کو دھری ریلوٹ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر -/۵۰ روپے (شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

مورخہ ۲۳-۷-۲۰۰۰ بمقام امرچنتہ تحصیل آتما کور ضلع محبوب نگر مکرم رسول احمد صاحب کی لڑکی عائشہ نسرین کے نکاح کا اعلان ہمراہ غلام احمد صاحب ابن مکرم عبد الرحیم صاحب ساکن محبوب نگر بعوض -/۲۱۰۰۰ روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے۔ آمین۔ اس خوشی میں دلہے کے والد عبد الرحیم صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ -/۲۰۰ روپے ادا کئے۔ (نصیر احمد خادم)

عزیزہ نسرین جہاں صاحبہ بنت مکرم محمد منور احمد صاحب ساکن ترملگیری ضلع سکندر آباد کا نکاح مکرم ناصر احمد عرف عبد القادر ابن مکرم عبد المنان چنتہ کنٹہ کے ساتھ -/۵۱۲۵ روپے حق مہر پر خاکسار نے حیدر آباد میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت -/۵۰ (سید طفیل احمد مبلغ حیدرآباد)

درخواست دعا

خاکسار کی بیٹی کشور جہاں اہلیہ مکرم مختار احمد شکیل معلم وقف جدید کو مردہ بچی تولد ہوئی۔ بیٹی کی صحت و سلامتی اور نعم البدل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (شکیل احمد بجوپورہ سہارنپور)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/- 200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol - 49 Thursday, 28th September 2000 Issue No :39

صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجلس انصار اللہ صوبہ آندھرا پردیش کو صوبائی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

افتتاحی اجلاس: مورخہ ۲۰۰۰-۸-۱۶ کو جلسے کا آغاز ٹھیک دس بجے مکرم رحمت اللہ صاحب غوری ناظم صوبائی مجلس انصار اللہ صوبہ آندھرا پردیش کی زیر صدارت جناب قاری عبدالقیوم صاحب صابر کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم منصور احمد صاحب نے نظم پیش کی۔ اس کے بعد مکرم شمس الدین صاحب منتظم عمومی انصار اللہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ صدارتی خطاب میں مکرم رحمت اللہ صاحب غوری ناظم صوبائی نے عمل پیہم اور باعمل زندگی پر تقریر فرمائی۔ اور احباب جماعت کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اُس کے بعد افتتاحی اجلاس کا اختتام ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات: مجلس انصار اللہ کے اراکین کے درمیان دلچسپ کئی ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں تیز چال، میوزیکل چیئر۔ بال پاسنگ قابل ذکر ہیں۔

علمی مقابلہ جات: علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، تقریر، معائینہ و مشاہدہ اور پیغام رسانی کے مقابلے قابل ذکر ہیں۔ جس میں احباب نے انتہائی جوش و خروش سے حصہ لیا۔

اختتامی اجلاس: اختتامی جلسہ مکرم ڈاکٹر سعید احمد انصاری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت شروع ہوا۔ بعدۂ مکرم شمس الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے "دعوت الی اللہ اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد انعامات تقسیم ہوئے۔ اور دُعا کے بعد یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد)

آسام اور بنگال کے نومبائعین کا آٹھ روزہ تربیتی کیمپ

مکرم محترم جناب ماسٹر محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر۔ آسام بنگال کی زیر نگرانی مسجد احمدیہ کلکتہ میں نومبائعین اور جملہ ذیلی تنظیموں کا ۸ روزہ تربیتی کیمپ شروع ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

مکرم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق پورے بنگال اور آسام کو چار سرکلوں میں بانٹا گیا ہے۔ اور چاروں سرکلوں سے معلمین بلائے گئے۔ امیر صاحب موصوف اور ان کے عملہ نے تربیتی پروگرام کو مرتب کیا مسلسل ۸ روز تک درس و تدریس کے ذریعہ۔ سوال و جواب، نماز کی پابندی، چندوں کی ادائیگی ہمدردی اور خدمت خلق کے جذبے کو تازہ کیا گیا۔ اللہ کے فضل سے یہ تربیتی کیمپ بہت کامیاب رہا احسن رنگ میں معلمین کو ٹریننگ دی گئی اللہ تعالیٰ اس مساعی میں برکت دے۔ (روشن علی کلکتہ)

تعلیم الاسلام اسکول ہاری پاری گام میں یوم والدین کی تقریب

۱۷ اگست ۲۰۰۰ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام احمدیہ اسکول ہاری پاریگام کی طرف سے یوم والدین کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم غلام نبی ڈار صاحب صدر جماعت احمدیہ ہاری پاریگام جو اسکول ہذا کے چیئرمین بھی ہیں نے انجام دی۔ اس تقریب پر سکول ہذا نے بہت سے اچھے پروگراموں کا انعقاد کیا تھا جس میں ڈراما، جسمانی کھیل، مارچ پاسٹ اور تقاریر وغیرہ شامل تھے۔ صاحب صدر نے صدارتی تقریر میں سکول ہذا کے سٹاف کی تعریف کی اور بچوں کو نصائح کیں۔ خاکسار نے صدر مجلس اور معزز والدین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس مجلس میں شرکت کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی۔ اور ساتھ ہی خدام الاحمدیہ ہاری پاریگام کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنا تعاون دیکر پروگرام کو کامیاب کیا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ مڈل اسکول ہاری پاریگام)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

ایک پاکستانی کالم نگار کا
جنرل پرویز مشرف کو مشورہ

نجم سیٹھی صاحب "جنرل مشرف ہار نہ مانیں" کے عنوان سے رقمطراز ہیں:

"فوجی حکومت کے ماہرین کا خیال تھا کہ ناموس رسالت کے قوانین کے طریق کار میں مجوزہ ترامیم پر پسپائی اختیار کر کے وہ ملاؤں کو خوش اور اپنی حکومت کی قلعہ بندیوں کو محفوظ کر لیں گے مگر یہ مفروضہ غلط ثابت ہوا۔ خوش ہونے کی بجائے ملاں بپھر گئے اور اب مزید "مراعات" کا مطالبہ کر رہے ہیں یعنی دوسری باتوں کے علاوہ اتوار کی بجائے جمعہ کی تعطیل اور ۱۹۷۳ء کے ترمیم شدہ آئین کی تمام "اسلامی" شقوں کو عبوری آئینی حکم میں شامل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جی ایچ کیو کی طرف سے ہماری سیاسی تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے بھی ہمارے جرنیلوں پر واضح ہو جانا چاہئے تھا کہ جب بھی کوئی حکومت ملاؤں کے سامنے ایک انچ بھی پیچھے ہٹی ہے تو وہ ہمیشہ ایک گز پیچھے ہٹنے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں مگر راولپنڈی کو تو اصلاحی پالیسیوں کے اعلان کی جلدی ہے اور اس سے بھی زیادہ عجلت میں انہیں منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

ملاں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک مملکت ان کے سامنے سرنگوں نہ ہو جائے۔ آج وہ کابینہ کے سینئر ارکان کو مغربی ستعماری نظام کے سیکولر ایجنٹ ہونے کا غلط طور پر ہدف بنا رہے ہیں۔ کل وہ چیف ایگزیکٹو کو بھی یہی کچھ کہیں گے جنہوں نے کابینہ کے ان لوگوں کا تقرر کیا ہے۔ اصل میں جنرل پرویز مشرف کے خلاف ایک سخت حملہ پہلے ہی سے قاضی حسین احمد کی طرف سے شروع کیا جا چکا ہے جس نے سارے ملک کے اخباروں کو اداریے لکھنے کی ترغیب دی کہ وہ اپنے مخصوص اشتعال انگیز تبصروں سے باز رہیں۔ اس کے بعد کیا ہوگا؟ کیا جنرل صاحب اپنا اعلان کردہ اسلامی ایجنڈا ترک کر دیں گے کیونکہ اس ملک کو تباہ کرنے والے تمام مفاد پرست ان کے خلاف محاذ بنانے کا خطرہ پیدا کر رہے ہیں۔

جنرل پرویز مشرف صاحب! ہماری بات بھی سنیں۔ تمام مفاد پرست ایک عظیم مصلح کے سامنے کاغذی شیر ثابت ہوتے ہیں۔ اگر آپ ڈٹ گئے اور ان کے ساتھ لڑے تو آپ جیت جائیں گے۔ اگر آپ ان کے سامنے دب گئے تو آپ لڑے بغیر ہار جائیں گے۔ اگر آپ قائد اعظم کے پاکستان کو بچانا چاہتے ہیں تو ہار نہ مانیں۔

(ہفت روزہ نیشن لندن ۲/جون ۲۰۰۰ء)

☆......☆......☆

سالانہ کانفرنس دہلی

دارالحکومت دہلی میں جماعت احمدیہ کی ساتویں سالانہ کانفرنس امسال انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 15 اکتوبر 2000 کو مسجد احمدیہ دہلی کے احاطہ میں ہونا قرار پائی ہے۔ دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر ڈیڑھ بجے دوپہر کو ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کی جائیں گی۔ اور پھر ٹھیک 2 بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوگا۔ جو شام سات بجے تک جاری رہے گا دہلی سے ملحقہ تمام صوبہ جات کی انتظامیہ سے خصوصی اور دیگر احمدی احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس کانفرنس میں خود بھی شرکت فرمائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ نومبائعین کو شریک کر کے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں تعاون دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

اس تعلق میں خط و کتاب محترم صدر صاحب جماعت دہلی یا محترم مبلغ انچارج صاحب دہلی مشن کے نام کی جاسکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

Ahmadiyya Muslim Mission
53-Institutional Area, Tuglakabad
New Delhi, Ph: 011-6980694

دعاؤں کے طالب
محموداحمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

SHOWROOM: 237-2185. 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006. 343-4137 RESI: 236-2096. 236-4696. 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893